ڈنک

ظفر کمالی

urdukutabkhanapk.blogspot

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ظفر کمالی

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

ڈنک

ناشر

شمشاد علی فاؤنڈیشن

موضع ماہ پور، ڈاک خانہ فرید پور، ضلع سیوان

بہار (ہندستان) ۸۴۱۲۳۱

UrduDost Library

©رضیہ سلطانہ

Dank

By

Zafar Kamali

نام کتاب	۔	ڈنک
شاعر	۔	ظفر کمالی
پہلی اشاعت	۔	۲۰۰۹ء
ناشر	۔	شمشاد علی فاؤنڈیشن، ماہ پور، سیوان
مطبع	۔	شوبی آفسیٹ پریس، 2818 گلی گڑھیا کوچہ چیلان، دریا گنج، نئی دہلی۔۲
کمپوزنگ	۔	دانشکدہ، دریاپور، سبزی باغ، پٹنہ۔۴
قیمت	۔	150/-
رابطہ	۔	

1. At - Ranipur, P.O. - Barharia, Distt. - Siwan
   841232 (Bihar)
2. Deptt. of Persian
   Z.A. Islamia College, Siwan - 841226 (Bihar)
   Mob. : 9431056963

تقسیم کار :

- ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، گلی عزیز الدین وکیل، لال کنواں، دہلی۔۶
- بک امپوریم، اردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ۔۴
- مکتبۂ آزاد، پتّو لین، گلزار باغ، پٹنہ۔۷

www.urdudost.com

w.urdukutabkhanapk.blogspot.c

امّاں کے نام

جو ہمیں تنہا چھوڑ گئیں

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

کن نیندوں اب تو سوتی ہے اے چشمِ گریہ ناک
مژگاں تو کھول شہر کو سیلاب لے گیا

(محمد تقی میرؔ)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ترتیب

- **نظمیں:**

متشاعر کا دیوان ——— ۱۱
یا اللہ ——— ۱۳
بیوٹی پارلر ——— ۱۵
.....کا کلام پڑھ کر ——— ۱۸
ڈنک ——— ۲۰
کلرک ——— ۲۴
استادِ زمانہ ——— ۲۷
ضمیر کی لوری ——— ۳۱
بندے ماترم ——— ۳۴
پیاز کا مرثیہ ——— ۳۷
بے قلم دان وزیر ——— ۳۹
اجرتی شاعر ——— ۴۱
پیسہ نامہ ——— ۴۵
سڑی مچھلی ——— ۵۰
جدید دیس بھکتی گیت ——— ۵۳
خاندانی پیر ——— ۵۵
قصّہ بکرے کا ——— ۶۱
خورشید احمد خاں (خاکا) ——— ۶۵
سہرا ——— ۷۲

UrduDost Library

- **غزلیں:**

محبت کی جس کو خماری لگے ——— ۷۵
ہم نے بھی جیون کا کاروبار کیا ——— ۷۶
بھائی کی بھائی سے الفت دیکھ لی ——— ۷۸
منافق چال چلنا چاہتے ہیں ——— ۷۹
پڑا تھا عقل پر پردا جو اکبر کے زمانے میں ——— ۸۰
وہ مصلحت کی کھجوریں کھلانے آئے ہیں ——— ۸۲
جوان تھے تو دکھایا شباب کا جادو ——— ۸۴
طلب کرتے رہے دنیا میں جو قرآن کا صدقہ ——— ۸۶
تری ڈانٹ کھانے کی حد ہوگئی ——— ۸۸
عمر ہے دس سال لیکن عشق کا آزار ہے ——— ۸۹
کہیں درہم کہیں ڈالر کہیں دینار کا جھگڑا ——— ۹۱
جاننا چاہو اگر کیا ہے مزہ شمشیر میں ——— ۹۳
جو بھی گڑبڑ جھالا ہے ——— ۹۴
جو دیش واسیوں کو الٹا پڑھا رہے ہیں ——— ۹۵
تحفظ کی ضمانت وہ ہمیں ہر بار دیتے ہیں ——— ۹۸
آج وہ طاقت کہاں ہے حق میں جو باطل میں ہے ——— ۱۰۰
ہمارے ملک کے لیڈر ہیں بے مثال ظفر ——— ۱۰۲
گا رہے ہیں ہم ترانہ پیٹ کا ——— ۱۰۴
دلوں کی یہ کھائی سلامت رہے ——— ۱۰۵
نام سے گاندھی کے چڑ ہے بیر آزادی سے ہے ——— ۱۰۶
فن کے آداب سے مانا ابھی انجان ہوں میں ——— ۱۰۸

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مغرب کی ہو رہی ہے اذاں وقتِ شام ہے ——— ۱۱۰

دورِ نَو کہتے ہیں جس کو دورِ ہلّڑ واد ہے ——— ۱۱۲

بھلا ڈھونڈے ملیں گے آسمانوں میں زمینوں میں ——— ۱۱۴

آپ نکلے ہیں ڈھونڈنے انسان ——— ۱۱۶

وفاداری ہوئی رخصت جو تھی شیخ و برہمن میں ——— ۱۱۷

گر رذیلوں سے رسم و راہ نہیں ——— ۱۱۸

سازشیں تقدیر سے کیں جب مری تدبیر نے ——— ۱۱۹

کیا کچھ دوستوں نے یوں مرا سمّان ہولی میں ——— ۱۲۰

تم شرافت کی بات کرتے ہو ——— ۱۲۳

ہمیشہ روس و امریکا کی انگلستان کی باتیں ——— ۱۲۵

سمجھ رہے ہو جسے تم خزاں رسیدہ ہے ——— ۱۲۷

اگر اغیار باندھے علم کی دستار بیٹھے ہیں ——— ۱۲۹

اپنی ہستی کا نگہبان سمجھ بیٹھے ہیں ——— ۱۳۱

ہر ایک دل میں یہ رنگِ خیال دیکھتے ہیں ——— ۱۳۳

دماغوں میں جو بیٹھی ہے وہ عیّاری نہیں جاتی ——— ۱۳۵

آؤ سے می نار کی باتیں کریں ——— ۱۳۶

قیام کرتے ہیں ہوٹل میں اور قیام کے بعد ——— ۱۳۸

عشق جب سے ہو گیا اک ''لکھنوی'' خاتون سے ——— ۱۴۱

نچھاور ہو گئی تجھ پر جوانی ——— ۱۴۲

عجب ہے ذائقہ اس کا یہ رشوت کا نوالا ہے ——— ۱۴۴

UrduDost Library

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

ہم نے ہنس ہنس کے تری بزم میں اے پیکرِ ناز
کتنی آہوں کو چھپایا ہے تجھے کیا معلوم
(مخدوم محی الدین)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

متشاعر کا دیوان

عمر بھر کی جو مشقّت تو یہ دیوان چھپا　　نام سے میرے مگر اَوروں کا ہَذیان چھپا
یہ مری آن مری شان مری جان چھپا　　میری خود ساختہ عظمت کا نگہبان چھپا
اس میں ہے اینٹ کہیں کی تو کہیں کا روڑا
کون ہے بھان متی کس نے یہ کنبہ جوڑا

میں نے اس کے لیے ذلّت بھی اٹھائی ہے بہت　　گھڑکیاں سہنی پڑیں ڈانٹ بھی کھائی ہے بہت
آبرو گھر کی بھی مٹّی میں ملائی ہے بہت　　خود ہنسی اپنی زمانے میں اڑائی ہے بہت
گھونٹ پر گھونٹ ملامت کا پیا ہے میں نے
گالیاں سن کے بھی ہونٹوں کو سیا ہے میں نے

ہاتھ جوڑے ہیں کہیں پانو کہیں پکڑا ہے　　سر کو پٹکا ہے تو ماتھے کو کہیں رگڑا ہے
عاجزی کی ہے اگر کوئی کہیں اکڑا ہے　　سب کو زنجیرِ خوشامد میں سدا جکڑا ہے
اپنے چہرے پہ رکھی میں نے یتیمی طاری
مجھ پہ صدقاتِ سخن کا ہوا دریا جاری

کتنی محنت سے وصولی ہیں زکاتی نظمیں　　مل گئیں صدقے میں چند ایک وفاتی نظمیں
کچھ بڑے لوگوں نے دیں دھوم مچاتی نظمیں　　دان میں آئی ہیں طوفان اٹھاتی نظمیں
میری پونجی ہے فقط چرب زبانی میری
شعر کہنے سے سدا مرتی ہے نانی میری

UrduDost Library

شوق سے اُگلے نوالوں کو چبایا میں نے　　چاپلوسی میں بہت نام کمایا میں نے
پاس آئی جو حیا دوُر بھگایا میں نے　　تھپکیاں دے کے حمیّت کو سلایا میں نے
تنگ اپنوں کو تو غیروں کو پریشان کیا
''درد و غم کتنے کیے جمع تو دیوان کیا''

جو مجھے دیتے ہیں غزلیں وہی داور ہیں مرے　　میرے آقا ہیں وہ مولا ہیں وہ فادر ہیں مرے
راہ زن ہیں جو سخن کے وہی رہبر ہیں مرے　　ان کے ہی دم سے میں اُڑتا ہوں وہ شہپر ہیں مرے
دوڑتا پھرتا ہوں جس پر وہ ڈگر اور کی ہے
منہ تو میرا ہے زباں اس میں مگر اور کی ہے

رنگ باہر میں جماتا ہوں اسی کے بل پر　　آسماں سر پہ اٹھاتا ہوں اسی کے بل پر
دھاک ہر دل پہ بٹھاتا ہوں اسی کے بل پر　　جشن ہر سال مناتا ہوں اسی کے بل پر
ہے یہ دیواں کہیں ڈالر تو کہیں ہے دینار
اسی دیواں پہ بنے گا مری شہرت کا مزار

کھولتا ہے جو کوئی شخص زباں میرے خلاف　　پہلے میں اس کو سناتا ہوں بہت لاف و گزاف
جب لگے ایسا گرادے گا وہ شہرت کا گراف　　عاجزی کرتا ہوں فوراً کہ مجھے کر دو معاف
بات دل میں مرے رہتی ہے یہی شعلہ زن
میرے دیوان کے اوراق ہیں اردو کا کفن

مفسدوں نے اسے گلدستۂ نسیاں سمجھا　　حاسدوں نے اسے سرچشمۂ بہتاں سمجھا
دشمنوں نے اسے پنچایتی دیواں سمجھا　　دوستوں نے اسے رسوائی کا ساماں سمجھا
آپ اسے چاہیں تو کشکولِ گدائی سمجھیں
شعبدہ باز کے ہاتھوں کی صفائی سمجھیں

(''شگوفہ''، حیدرآباد جولائی ۲۰۰۴ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یا اللہ

کام کریں سارے شیطانی یا اللہ
پھر بھی چہرہ ہے نوٗرانی یا اللہ

کس کو فکر پڑی ہے تیری مرضی کی
چاروں جانب ہے من مانی یا اللہ

اچھّے اچھّے تیرے حکم سے غافل ہیں
داناؤں کی یہ نادانی یا اللہ

دیوانے کیوں لوگ ہوئے ہیں دنیا کے
دنیا ہے خود ہی دیوانی یا اللہ

اپنوں نے کیوں لکھوالی ہے اپنے نام
میرے حصّے کی قربانی یا اللہ

قوم کے مُصلح آج وہی کہلاتے ہیں
جو ہیں ہر فتنے کے بانی یا اللہ

جن کے گھروں میں اردوٗ پر پابندی ہے
ان کو اردوٗ کی سلطانی یا اللہ

اچھّے اچھّے بھوٗکوں مرتے رہتے ہیں
ایسے ویسوں کو بریانی یا اللہ

جو سچ بولیں سچّے کی تایید کریں
بند ہو ان کا حقّہ پانی یا اللہ

کیوں مجبوٗر ہوئے ہم آخر کرنے کو
چوروں کے گھر کی دربانی یا اللہ

UrduDost Library

فرماں برداری کا خلعت ان کو ملے
کرتے ہیں جو نافرمانی یا اللہ

وہ فرزانے ہیں لیکن کیوں رہتی ہے
کیفیّت ان کی ہَذیانی یا اللہ

کیسے کیسے کھیل تماشے دنیا کے
نگراں کے گھر کی نگرانی یا اللہ

کھود رہے ہیں اپنی قوم کی قبریں وہ
فکر ہے جن کی قبرستانی یا اللہ

ساری رونق چوپالوں بازاروں میں
تیرے گھر میں کیوں ویرانی یا اللہ

رستہ چلنے میں دشواری ہوتی ہے
سڑکوں پر ایسی عریانی یا اللہ

کب ہم سمجھے جائیں گے معلوم نہیں
ہندستان میں ہندستانی یا اللہ

دنیا میں ڈوبے ہیں لیکن سجدے سے
روشن ہے اپنی پیشانی یا اللہ

اپنا اپنا راگ ہے اپنی ڈفلی ہے
سب کی اپنی رام کہانی یا اللہ

پانی سر سے گزرا پھر بھی میری قوم
کھیل رہی ہے پانی پانی یا اللہ

جاری تھے جو علم کے چشمے خشک ہوئے
جَہل کی ندیوں میں طغیانی یا اللہ

S

(شگوفہ۔ اپریل ۲۰۰۷ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیوٹی پارلر

یہ بیوٹی پارلر اپنے زمانے کا ہے جادوگر
کبھی نر کو کرے مادہ کبھی مادے کو کردے نر
کسی چہرے میں خشکی ہو تو ہو جاتا ہے پل میں تر
یہاں آکر بھُنے مرغے کو اگ آتے ہیں بال و پر
چڑیلیں بھی یہاں آئیں تو وہ جائیں پری بن کر
اگر ہو عمر اسّی کی تو نکلیں چھوکری بن کر

بہاریں لوٹ آئیں اور خزاں مستوٗر ہو جائے
اجالا ہی اجالا ہو اندھیرا دوٗر ہو جائے
بڑھاپے کا اثر رخسار سے کافوٗر ہو جائے
اگر کشمش بھی آجائے تو وہ انگوٗر ہو جائے
بنا دیتا ہے بچھڑا بَیل کو ادنا اشارے میں
نہ جانے اور کتنے گُن ہیں جادوٗ کے پٹارے میں

UrduDost Library

کوئی ہفتے میں آتا ہے کوئی آتا ہے روزانا
اسی کے سب ہیں شیدائی زنانہ ہوں کہ مردانا
نواسے ہوں کہ پوتے ہوں وہ دادا ہوں کہ ہوں نانا
وہ پنجابی کہ عیسائی برہمن ہوں کہ مولانا
دماغوں پر نشہ چھایا ہوا ہے صرف مالش کا
جسے دیکھو وہی گاتا ہے گُن چہرے کی پالش کا

مساج[۱] اور فیسیل[۲] کی رنگ لاتی ہے مسیحائی
وہ چہرے جو کہ صحرائی تھے ہو جاتے ہیں دریائی
خضابوں سے پلٹتی ہے وہ رعنائی وہ زیبائی
ابھر آتا ہے پھر آنکھوں میں اک عکسِ شناسائی
زلیخا کو زلیخائی یہی واپس دلاتا ہے
گھما دیتا ہے پہیہ وقت کا اور مسکراتا ہے

ہوئیں خاتونِ خانہ بھی کچھ ایسی اس کی دیوانی
کہ ان کو دیکھ لے لیلیٰ تو ہو اس کو بھی حیرانی
ترشواتی ہیں جب زلفیں تو ہو جاتی ہیں لاثانی
ندی سوٗکھی بھی ہو تو اس میں آجاتی ہے طغیانی
یہ ان کے خواب کا مسکن یہ ان کے دل کی راحت ہے
یہ بیوٹی پارلر ہی ان کے ارمانوں کی جنّت ہے

---

(۱) Massage
(۲) Facial

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

طواف اس کا کرے جو اس کو پروانہ بھی کہتے ہیں
کبھی مجنوں کبھی فیشن کا دیوانہ بھی کہتے ہیں
حسیں زلفوں کو ملتا ہے یہاں شانہ بھی کہتے ہیں
زبانِ خاص میں اس کو پری خانہ بھی کہتے ہیں

جو سادہ دل یہاں آئیں تو وہ رنگین ہو جائیں
اگر رکھ دیں قدم سنگین تو نمکین ہو جائیں

جو سوپر پارلر ہیں ان کی سوغات اور ہوتی ہے
وہاں زلف ولب ورخسار کی گھات اور ہوتی ہے
وہاں دن اور ہوتا ہے وہاں رات اور ہوتی ہے
گھٹا اٹھتی ہے الفت کی تو برسات اور ہوتی ہے

عجب ہے شام کا عالم عجب عالم سویرے کا
اجالے میں وہاں ہوتا ہے کام اکثر اندھیرے کا

ہوا مغرب کی آئی ہے یہ خوشبو ساتھ لائی ہے
بسی ہے سب کے دل میں یہ دماغوں پر بھی چھائی ہے
بڑے نادان ہیں وہ جن کی خاطر یہ پرائی ہے
ظفؔر افسوس ہے تیری نہ اس سے آشنائی ہے

بہاریں پارلر کی راس آئیں اے چمن تجھ کو
مبارک ہو یہ تہذیبی ترقّی اے وطن تجھ کو

(شگوفہ۔فروری ۲۰۰۷ء)

UrduDost Library

.....کا کلام پڑھ کر

اشعار ترے پڑھ کے بدن کانپ رہا ہے
اک ہم ہی نہیں ملکِ سخن کانپ رہا ہے
''رستم کا جگر زیرِ کفن کانپ رہا ہے''
اغلاط کی بھرمار ہے فن کانپ رہا ہے

غرقاب ہُوا علم و ادب کا جو سفینہ
دانتوں سے نہ کیوں ٹپکے فلاطوں کے پسینہ

غزلوں نے تری ایسی مچائی ہے قیامت
ہر سَمت نظر آتا ہے اک عالمِ وحشت
ہر دل پہ ہے چھائی ہوئی ان غزلوں کی دہشت
ہیں ہوش وخرد سکتے میں ایسی ہے یہ آفت

پر اپنے سمیٹے ہوئے بیٹھے ہیں پرندے
جنگل میں ہیں سہمے ہوئے خونخوار درندے

دنیائے سخن پر جو یہ آئی ہے تباہی
قبروں میں تڑپتے ہیں بہت اکبؔر و واہیؔ
کھا کھا کے قسم دیتے ہیں دانا یہ گواہی
دشمن کے مقدّر کی طرح ہے یہ سیاہی

وہ کون سی جاں ہے کہ جو بے زار نہیں ہے
جینے کے لیے کوئی بھی تیّار نہیں ہے

جانِ جُہلا روحِ جَہالت ہے تو یہ ہے
لاریؔب اگر جامِ حَماقت ہے تو یہ ہے
کہتی ہے عداوت کہ عداوت ہے تو یہ ہے
اردوّے معلّٰی سے بغاوت ہے تو یہ ہے

اردو کی ہنسی اس نے اڑائی ہے یقیناً
بوجَہل کو دھوُل اس نے چٹائی ہے یقیناً

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ شعر نہیں عقل سے ایسی ہے لڑائی بیلوں کے لیے جیسے کہ ہوتا ہے قصائی
جاں چھوٹے اگر اس سے تو سمجھو مرے بھائی اللہ نے دوزخ سے عطا کی ہے رہائی

یہ شکر گزاری ہے کہ خالق کو پکارو
خیرات کرو جان کا صدقہ بھی اتارو

یہ فہم و فراست کے ہی خرمن کو جلا دے روشن ہے خرد کا جو دیا اس کو بجھا دے
چوٗ لیں جو بصیرت کی ہیں ان کو بھی ہلا دے سقراط کی سقراطی کو مٹّی میں ملا دے

دنیاے جہالت میں کہاں اس کا ہے ثانی
ڈھل جائے اسے سن کے جوانوں کی جوانی

دل سے نہ تعلّق نہ دماغوں سے ہے نسبت پھر ایسے سخن کی نہ ہو کیوں دہر میں شہرت
اس نسخۂ نایاب کی کم ہے کوئی قیمت حاسد ہی اسے کہتے ہیں مجموعۂ ذلّت

چھپ جائے تو مل جائے گی شہرت بھی دوامی
آجائے گی پھر بحرِ ادب میں بھی سونامی

ہر شعر ترا اردو کے حق میں ہے کلھاڑا اس نے ہی ہر اک باغِ سخن کو ہے اجاڑا
یہ تیر وہ ہے جس نے کلیجے کو بھی پھاڑا زندوں کو پچھاڑا ہے تو مُردوں کو اُکھاڑا

زخمی ہے اگر روح تو ہے سانس بھی گھائل
تا حشر نہ ہو شعر و سخن پر کوئی مائل

بھوٗ لے سے کوئی خواب میں آکر جو سنائے جاں چھوڑ کے سب بھاگیں جہاں سینگ سمائے
اللہ ہمیں ایسی مصیبت سے بچائے دشمن کو بھی ہرگز نہ کبھی دن یہ دکھائے

آیندہ کوئی کہہ دے جو اِن شعروں کو پڑھنا
بہتر ہے کہیں اس سے ہمیں سوٗلی پہ چڑھنا

UrduDost Library

ڈنک

مارتا ہے کارواں کو قافلہ سالار ڈنک
دوستوں کو مارتے ہیں ان کے یارِ غار ڈنک
مارتے ہیں قوم کو اس قوم کے غم خوار ڈنک
دورِ نو کے ہر بشر کا ہو گیا کردار ڈنک

دیدۂ حیراں لیے ہم سخت حیرانی میں ہیں
ہر طرف بچّھو ہی بچّھو شکلِ انسانی میں ہیں

جس کو دیکھو کر رہا ہے وہ سیاست ڈنک کی
سونپی جاتی ہے سفیروں کو سفارت ڈنک کی
اب امارت ڈنک کی ہے اور وزارت ڈنک کی
عالمی بازار میں بھی ہے تجارت ڈنک کی

جاؤ جس میدان میں جاری اسی کا کھیل ہے
پاس جو اس میں نہیں وہ زندگی میں فیل ہے

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لوگ سنتے ہیں سناتے ہیں فسانہ ڈنک کا
سادھتے ہیں ایک دوٗجے پر نشانہ ڈنک کا
گا رہا ہے ہر مغنّی اب ترانہ ڈنک کا
کیا کرے وہ آ گیا ہے جب زمانہ ڈنک کا

ڈنک اپنا سات پردوں میں چھپاتا ہے کوئی
''ڈنک زندہ باد'' کا نعرہ لگاتا ہے کوئی

چین سے جینے کی جھوٹی آرزوٗ بھی ڈنک ہے
آج کل شرم و حیا کی جستجوٗ بھی ڈنک ہے
ڈنک ہے اک ایک سانس اک اک بہوٗ بھی ڈنک ہے
آج انساں کے لیے اس کا لہوٗ بھی ڈنک ہے

اس کا استعمال کرتی رہتی ہے سرکار بھی
ڈنک کے مارے ہوئے ہیں مفلس و نادار بھی

ڈھوٗنڈتا ہے کوئی موقع دن میں کوئی رات میں
لوگ رہتے ہیں لگے اک دوسرے کی گھات میں
ایک جیسا ہے سماں ہر شہر میں دیہات میں
جس کو دیکھو وہ ہے بھیگا زہر کی برسات میں

ڈنک کی تھیں خوبیاں جتنی نمایاں ہوگئیں
''مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں''

دشمنی تو دشمنی ہے دوستی بھی عقربی
تیرگی کی بات کیا ہے روشنی بھی عقربی

UrduDost Library

سر ہے سجدے میں مگر ہے بندگی بھی عقربی
لوگ کرتے ہیں بسر اب زندگی بھی عقربی

بن گئے سارے اقارب بھی 'عقارب' آج کل
رسّیاں تو جل گئیں لیکن ابھی باقی ہے بل

ایسے انساں ہیں یہاں جن کی زباں میں ڈنک ہے
ایسے واعظ ہیں یہاں جن کے بیاں میں ڈنک ہے
ایسے پنڈت ہیں یہاں جن کی فغاں میں ڈنک ہے
ایسے ملّا ہیں یہاں جن کی اذاں میں ڈنک ہے

اس نے بھاگل پور میں جادوٗ جگایا تھا کبھی
اس نے ہی گجرات میں جلوہ دکھایا تھا کبھی

ڈنک سے اپنے پولس جب بے طرح لیتی ہے کام
زندگی اشراف کی ہو جاتی ہے بالکل حرام
ظلم سہتے رہتے ہیں دن رات بے چارے عوام
کیوں کسی کے ہاتھ میں رہتی نہیں اس کی لگام

ڈنک اس کا ایسا جیسے زخم ہو کشمیر کا
''کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا''

ایٹمی ڈنکوں سے اس دنیا کو دہلائے کوئی
ظلم کا پرچم اسی کے بل پہ لہرائے کوئی
تیز کرتا ہے کوئی پنجے تو غرّائے کوئی
کوئی دھمکائے کسی کو اور تھرّائے کوئی

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کس نے تم سے کہہ دیا گاما سے ہے رستم سے ہے
عالمی دادا گری تو صرف ایٹم بم سے ہے

جھیلنا پڑتا ہے قوموں کو بھی مکّاری کا ڈنک
طاقتیں جتنی بڑی ہیں ان کی عیّاری کا ڈنک
یو این او میں جیسے ویٹو کی سیہ کاری کا ڈنک
ہند میں فرقہ پرستی کی مہاماری کا ڈنک
مشرقِ وسطیٰ میں کس کے ڈنک کا فیضان ہے
کابل و بغداد میں کیوں جنگ کا اعلان ہے

آندھیاں غم کی چلیں جب مسکراؤ اے ظفرؔ
قہقہوں میں دردِ دل اپنا چھپاؤ اے ظفرؔ
تم قلم سے ڈنک کا ڈنکا بجاؤ اے ظفرؔ
آئنہ دنیا کو ایسے ہی دکھاؤ اے ظفرؔ
ڈنک کا پرچم لیے ہاتھوں میں لہراتے رہو
تان کر سینہ اسی کا گیت تم گاتے رہو

(شگوفہ- نومبر ۲۰۰۶ء)

S

UrduDost Library

کلرک

جہاں میں سب سے الگ بات ہے کلرکوں کی
عجیب ذات ہے جو ذات ہے کلرکوں کی
ہر ایک دن ہے ہر اک رات ہے کلرکوں کی
نہ کاٹ جس کی ہو وہ گھات ہے کلرکوں کی
وہ اپنی مٹّھی میں لوہے کو موم کرتے ہیں
ہما کو لے کے شکنجے میں بوم کرتے ہیں

جو افسران ہیں ان کو بھی وہ نچاتے ہیں
زمیں کی بات ہو تو آسماں بتاتے ہیں
وہی پڑھاتے ہیں ان کو وہی سکھاتے ہیں
جہاں نہ آگ لگے وہ وہاں لگاتے ہیں
خفا جو اُن سے کبھی ان کا باس[1] ہو جائے
تو عنقریب ہی اس کا بھی ناس ہو جائے

بلند اُن کا رہا کرتا ہے سدا اقبال
کسی کی ہانڈی ہو گلتی ہے صرف ان کی دال
مجال کیا ہے کسی کی جو آ کے ٹھونکے تال
وہاں تو جاتے ہیں سر کو جھکائے نٹور لال
کلرک چاہیں تو خشکی میں گھاس چر لیں گے
وہ روح قبض عزازیل کی بھی کر لیں گے

کوئی ہو پیر تو اس کو مرید کرتے ہیں
وہ غازیوں کو بھی ہنس کر شہید کرتے ہیں
حُسَین بنتے ہیں کارِ یزید کرتے ہیں
کلرک ماہِ محرّم میں عید کرتے ہیں
جو آدمی نہ ڈرے شیر اور چیتے سے
وہ خوف کھائے کلرکوں کے لال فیتے سے

(۱) Boss

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کرو سلام تو لیتے ہیں اس کا نذرانہ بغیر جرم کے بھرتے سبھی ہیں جرمانہ
کس کے صبر کا چھلکے ہزار پیمانہ مگر نہ ختم ہو ان کا کبھی بھی افسانہ
ہوے وہ خوش تو تری گوٹ لال کر دیں گے
ہوے جو رنج تو اپنا کمال کر دیں گے

کلرک نخرے میں معشوق سے نہیں ہیں کم لگا کے زخم لگاتے ہیں زخم پر مرہم
معاملہ ہو پٹاخے کا وہ کہیں گے بم نکالتے ہیں وہ قسطوں میں ہی کسی کا دم
وہی وہ کرتے ہیں جو دل میں ٹھان لیتے ہیں
دلاسے دے دے کے سائل کی جان لیتے ہیں

کبھی ہے برفی کبھی دَور رس ملائی کا زباں پہ پھر بھی ہے راگ اپنی پارسائی کا
وہ کھیل کھیلتے ہیں ہاتھ کی صفائی کا وہ چوس لیتے ہیں رس آپ کی کمائی کا
کمیشنوں میں کہانی تمام ہوتی ہے
حلال کی بھی کمائی حرام ہوتی ہے

مجال کیا ہے کہ فائل کوئی کھسک جائے بلا چڑھاوے کے اک انچ بھی سرک جائے
جو دوڑنے کو ہو تیّار وہ لٹک جائے غبارہ پھولا ہوا دفعتاً پچک جائے
ملے جو نذر تو ٹوٹی کمند جوڑیں گے
نہیں تو لا کے لبِ بام اس کو توڑیں گے

وہ بات بات میں کیڑے نکال سکتے ہیں نہ پیچ ہو تو کوئی پیچ ڈال سکتے ہیں
کسی شریف کی پگڑی اچھال سکتے ہیں وہ سر پہ آئی قیامت کو ٹال سکتے ہیں
انھیں زوال کہاں لازوال ہوتے ہیں
کلرک ایسے عدیم المثال ہوتے ہیں

UrduDost Library

اٹھائے اٹھتا نہیں کیا وبال ہے ان کا حکومت ان کی ہے جاہ و جلال ہے ان کا
ایک اک جواب ہے ان کا سوال ہے ان کا جو اَریئر[1] ہو کسی کا وہ مال ہے ان کا
کسی بھی درد کا معجون ان کی جیب میں ہے
ہر ایک قاعدہ قانون ان کی جیب میں ہے

ہزار کرتے رہو سکریٹریٹ کا طواف زمیں پہ بیٹھے رہو سردیوں میں اوڑھے لحاف
چڑھائے رکھتے ہیں آنکھوں پہ وہ غرض کا غلاف کسی بھی حال میں کرتے نہیں کسی کو معاف
کسی بھی نکتے پہ جب قیل و قال کرتے ہیں
تو ایک مرغ کو برسوں حلال کرتے ہیں

انھیں کے ہاتھ ہر اک کا نوشتۂ تقدیر انھیں کے ذہن میں ہر ایک خواب کی تعبیر
کوئی ہلاتا رہے لاکھ عدل کی زنجیر کہاں جہان میں ان کی کہیں ہے دار و گیر
بھلا وہ اتریں مقامِ بلند و بالا سے
دماغ ان کا ہے کم کیا وزیر اعلا سے

ملازمت ہے تو ان کے اسیر بن کے رہیں اگر کریلے ہیں وہ آپ کھیر بن کے رہیں
فقیر لوگ بنیں وہ امیر بن کے رہیں برائے خلق وہ مُنکَر نکیر بن کے رہیں
درست چھوٹے بڑے کا وہی مزاج کریں
کلرک وہ ہیں جو لقمان کا علاج کریں

S

[دوماہی ''ظرافت''، بنگلور
مارچ-اپریل ۲۰۰۶ء]

(۱) Arrear

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

استادِ زمانہ

ہم کو نمرؤد نہ فرعون نہ شدّاد کہو　　والیِ مصر نہ تو فاتحِ بغداد کہو
قاتلِ فن نہ کہو اور نہ جلاّد کہو　　کون کہتا ہے ہمیں سیّدِ زہّاد کہو
ہم نے اردو کی جڑیں کھودی ہیں فرہاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

لگ گیا ایسا یہ استادی کا ہم کو چسکا　　ایک اک جُہلِ مرکّب کو لگایا مسکا
کام تو خوب کیا ہم نے بھی پیش و پس کا　　کام یہ تھا بھی نہیں اور کسی کے بس کا
غم نہیں ہوگا خوشامد کی اگر کھاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

اصل چہرے کو رکھا ہم نے سدا زیرِ نقاب　　جتنے تھے کارِ گنہ ان کو لکھا کارِ ثواب
دوست جن کو بھی کہا ان کا کیا خانہ خراب　　زعمِ استادی میں یاد آیا نہیں یومِ حساب
ملکِ ظلمات کے شہزادے ہیں شہزاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

دیکھو عبرت سے ہمیں کیسے بچالی پگڑی　　ناک کٹوائی مگر سر پہ سجالی پگڑی
رات دن ہم نے رقیبوں کی اچھالی پگڑی　　ایک جھٹکے میں رفیقوں کی اڑالی پگڑی
یہ ہنر ہم میں جو ہے اس کو خدا داد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

UrduDost Library

چالبازی کا کیا ہم نے مرتّب دستور　　سات پردوں میں رکھی اپنی ذُلالت مستور
رقص کرتا ہی رہا سر پہ جَہالت کا غرور　　عمر بھر بن کے رہے شعر و ادب کے ناسور
جال میں سب کو پھنسا رکھّا ہے صیّاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

جتنے تک بند ہیں وہ سب ہیں ہمارے شاگرد　　کچھ تو ہیں شادی شدہ کچھ ہیں کنوارے شاگرد
ہاتھ پھیلائے ہوئے وقت کے مارے شاگرد　　دیدہ ور کہتے ہیں یہ ''آہ! بچارے شاگرد''
ان کو برباد کہو اور ہمیں آباد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

پیر بن کر ہی زمانے کو بنانا ہے مرید　　کوئی غازی جو کہے تم کو اسے کہنا شہید
ہاتھ آتے ہی گلِ تازہ کرو عطر کشید　　لب پہ ہو ہائے حسن دل میں مگر ہائے یزید
تم کو جانا ہو اگر کانکے تو دھنباد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

ہم نے برتا ہے ادب کو بھی وزارت کی طرح　　اس وزارت کو چلایا ہے تجارت کی طرح
دوستی خوب نبھائی ہے عداوت کی طرح　　سوئے فتنوں کو اٹھایا ہے قیامت کی طرح
ہم ادب کے ہیں ستم گر ستم ایجاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

چوما ہر ایک کی چوکھٹ کو کیا سب کو سلام　　جی حضوری میں بنے ان کے غلام ابنِ غلام
مقتدی جتنے تھے ان سب کو کہا اپنا امام　　ساتھ تا عمر رکھا ہم نے خوشامد کا قوام
اس غلامی میں ہمیں بندۂ آزاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جس کو دیکھا کہ دکھاتا ہے ادب میں کچھ زور — کوششیں ایسی کیں ہو جائے وہ زندہ درگور
پاسباں جو بھی ادب کے تھے کہا ان کو چور — ہم نے ظلمت کی اٹھائی ہیں گھٹائیں گھنگھور
زہر کے جام کو تم شربتِ فولاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

ڈانٹ سنتے ہیں کسی کی تو سٹک جاتے ہیں — جس طرح چور دبکتا ہے دبک جاتے ہیں
جب اکھڑتی ہے ہوا پل میں پچک جاتے ہیں — راہ مل جائے تو چپکے سے کھسک جاتے ہیں
ایسے مظلوم کو تم کُشتۂ بیداد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

فائدہ کس میں ہمارا ہے یہ جانا ہم نے — جونوا سے تھے کہا ان کو بھی نانا ہم نے
جو تھے نادان بنایا انھیں دانا ہم نے — سارے استادوں پہ سادھا ہے نشانا ہم نے
اس سے پہلے کہ پڑے عقل پہ افتاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

آگ روشن ہے عداوت کی ہمارے دم سے — رسم زندہ ہے خباثت کی ہمارے دم سے
جنگ جاری ہے جہالت کی ہمارے دم سے — آبرو کس کی سلامت ہے ہمارے دم سے
دل تو ویران ہے پھر بھی اسے آباد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

کون سقراط کو لکھتا ہے ہمیشہ ''سکرات'' — جمع میوہ کی بتاتا ہے سبھوں کو میوات
کس نے قربانی کے بکروں کو لکھا ہے بکرات — تھی جو فطرے کی رقم بن گئی وہ بھی ''فطرات''
سہل اسہال بنے مَردوں کو امراد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

UrduDost Library

اپنی خدمت کا ملا ہم کو نہ اب تک انعام — الٹے لوگوں نے پنھایا ہمیں طوقِ دشنام
دل تو کہتا ہے کہ بن جائیں ادب کے گل فام — سر جھکا دیں جو چڑھاوے کوئی سونے کی لگام
شیخ چلّی کا ہمیں شوق سے داماد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

دل میں حسرت تھی بنیں نامی گرامی شاعر — نام اتنا ہو کہ ہو جائیں عوامی شاعر
یہ بھی اک بات تھی ہوتے جو قوامی شاعر — رہ گئے بن کے مگر صرف جذامی شاعر
قد جو پستہ ہے اسے ہی قدِ شمشاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

فکر و فن کا جو بسا گھر تھا اجاڑا ہم نے — کھیل جو کھیلا گیا اس کو بگاڑا ہم نے
جو اکھاڑا تھا جما اس کو اُکھاڑا ہم نے — اپنی غیرت کو سرِ عام پچھاڑا ہم نے
ہر خرابے کی رکھی ہم نے ہی بنیاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

عمر بھر ایسے کیا شعر و سخن کا سودا — جیسے جلّاد کرے دارو رسن کا سواد
رہ کے دھرتی پہ کیا ہم نے گگن کا سودا — آخری وقت میں کرلیں گے کفن کا سودا
شوق سے تم ہمیں جلّاد کا ہمزاد کہو
ہم ہیں استادِ زمانہ ہمیں استاد کہو

s

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ضمیر کی لوری

سو جا میرے پیارے سو جا، سو جا میرے پیارے
تیری بیداری نے دکھلائے ہیں دن میں تارے
یہ تو بتا دے اے میرے دل، کب تک لوری گاؤں
شاید تیری یہ مرضی ہے میں پاگل ہو جاؤں
کیا تجھ کو معلوم نہیں ہے سارا دیس ہے سوتا
کیا جگنے سے بن جائے گا تو گاندھی کا پوتا
پیارے تیرا جگتے رہنا ہے تیری نادانی
تو سوجا تو میں بھی کر لوں کچھ اپنی من مانی
ایسے ویسے نیتاؤں نے کیسے محل بنائے
دونوں ہاتھوں دیس کو لوٹا شانِ وطن کہلائے
ان کے ساتھ نہیں ہوتی ہے تیری ٹوکا ٹاکی
صرف مجھے ہی دکھلاتا ہے تو اپنی بے باکی
میری بربادی کا تجھ کو کیوں احساس نہیں ہے
موٹر بنگلہ پاس نہیں تو کچھ بھی پاس نہیں ہے
جلدی سو جا بھر لوں بورے میں نوٹوں کی گڈّی
گوشت تو آئے گھر میں اپنے کتّے کھائیں ہڈّی

UrduDost Library

جو خادم ہیں ان کو سونے سے پرہیز نہیں ہے
دیکھ کہ ان میں کس کی قسمت ہے جو تیز نہیں ہے
نوٹ کرارے ہاتھ میں لے کر دیتے ہیں جب تھپکی
پنڈت ہوں یا ملاّ آجاتی ہے ان کو جھپکی
جاگتے رہنا پاگل پن ہے سونا ہے ہشیاری
ٹھیک نہیں ہوتی ہے پیارے جگنے کی بیماری
کب جانے گا کب مانے گا ہر ہشیار ہے سوتا
دور نیا آیا ہے پگلے چوکیدار ہے سوتا
اک تیرے جگنے سے میں نے کتنے پاپڑ بیلے
کیا کیا آفت آئی سر پر کیا کیا دکھ ہیں جھیلے
گھر والی ہو یا گھر والے اپنا مان نہیں ہے
یاروں کی محفل میں اپنا کچھ سمّان نہیں ہے
فیض ہے تیرا دفتر میں مشہور ہوا دیوانہ
ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم ہے میرا افسانہ
حاکم مجھ کو ہونا تھا لیکن محکوم بنا ہوں
رہ کر بھی موجود جہاں میں کیوں معدوم بنا ہوں
سونے والوں کے گھر میں دھن چھپّر پھاڑ کے برسے
لیکن میں وہ بدقسمت ہوں جو ٹکیے کو ترسے
تو بیدار رہے گا جب تک میں در در بھٹکوں گا
اس دنیا کی آنکھوں میں کانٹا بن کر کھٹکوں گا

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آٹھوں پہر جگتے رہنے میں کیا ہے تری مجبوری
اس جگنے کی تجھ کو ملی ہے کیا اب تک مزدوری
پیارے سوٴپر پاور ہو کر امریکا سوتا ہے
جب کاٹے تو گیہوں کاٹے گرچہ جَو بوتا ہے
ڈھول بجاؤ لاکھ مگر وہ لیتا ہے خرّاٹے
نیند کی پٹری پر بھرتا ہے اکثر وہ فرّاٹے
اپنے اپنے وقت پہ سوتے ہیں روٴسی جاپانی
اک تو ہے جو بن بیٹھا ہے بالکل ہی افغانی
وہ چپراسی ہوں یا افسر نیند کے ہیں متوالے
تو بھی سوجا سوئے ہوئے ہیں جیسے اردو والے
گونج اٹھیں خرّاٹے ہر سوٴ کر تو بھی تیّاری
میرا ہو کر مجھ سے ہی کیوں کرتا ہے غدّاری
سب سوتے ہیں تو بھی سوجا کام ظفؔر کا کرجا
سونے سے پرہیز اگر ہے بہتر ہے تو مرجا

S

(شگوفہ-اپریل ۲۰۰۰ء)

UrduDost Library

بندے ماترم

(پیروڈی)

آوٴ لوگو تمھیں دکھائیں جھانکی ہندستان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی
بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم
سنسد میں بیٹھی ہیں دیکھو نیتاؤں کی ٹولیاں
بول رہی ہیں اچھل اچھل کر بھانت بھانت کی بولیاں
بھریں گی بھرتی تھیں بھرتی ہیں ان کی اپنی جھولیاں
پبلک کے حصّے میں لیکن غم، غصّہ، بم، گولیاں
جو سچ بولے گا کھائے گا ہوا وہی زندان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی
بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جب دیکھو تب ان کے لب پر نفرت کا ہی نعرا ہے
ہائی بلڈ پریشر میں ہی چڑھتا ایسا پارا ہے
ناتھو کے چیلوں نے یہ کہہ کر ہم کو للکارا ہے
گاندھی جی کا خون ہے جس میں یہ وہ قومی دھارا ہے
باپو کے قاتل کرتے ہیں باتیں جیون دان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی

بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم

نفرت کے سوداگر نے پہنا الفت کا چولا ہے
قدم قدم پر جس کو جانچا ہے پرکھا ہے تولا ہے
باتیں اس کی ایسی جیسے سر پر گرتا اولا ہے
توڑ نہیں ہے جس کا کوئی زہر ہی ایسا گھولا ہے
بکرے کی ماں خیر منائے کب تک اپنی جان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی

بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم

گجراتی دنگے کی دیکھو کیسی یہ تصویریں ہیں
ہاتھوں میں ترشول ہے، برچھی بھالے ہیں شمشیریں ہیں
قتل ہوئے یا زندہ جل گئے جو اُن کی تقدیریں ہیں
بھارت ماتا کے پیروں میں پڑی ہوئی زنجیریں ہیں

UrduDost Library

شہروں کی وہ حالت ہے جو صورت قبرستان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی

بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم

اتّر دکھّن پورب پچھّم چاندی ہے چنڈالوں کی
کیسی حالت پتلی ہوتی جاتی ہے کنگالوں کی
آسمان پر عیّاری ہے آفت کے پرکالوں کی
نگرانی ہوتی ہے لیکن داڑھی ٹوپی والوں کی
جو عزّت والے ہیں ان سے باتیں ہیں ایمان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی

بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم

چوری کرنے والے دیکھو کیسے شور مچاتے ہیں
جو ہیں سیدھے رستے پر ان کو آنکھیں دکھلاتے ہیں
دیس کا اپنے کھاتے ہیں گُن اور کسی کا گاتے ہیں
جذباتی تقریروں سے ذہنوں میں آگ لگاتے ہیں
اُڑا لیا کرتے ہیں مندر سے مورت بھگوان کی
اس مٹّی سے تلک کرو یہ دھرتی ہے بلیدان کی

بندے ماترم بندے ماترم
بندے ماترم بندے ماترم

(شگوفہ-جنوری ۲۰۰۷ء)

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیاز کا مرثیہ

این۔ڈی۔اے حکومت کے دور میں دلّی اور ہندستان کے دیگر شہروں میں پیاز کی قیمت
یکا یک سو روپے کلو تک جا پہنچی۔ اس واقعے سے متاثر ہو کر یہ نظم کہی گئی۔ (ظ۔ک)

واللہ کیا مزاج ہے برہم پیاز کا — گھر گھر میں ہے مچا ہوا اُودھم پیاز کا
ہر زخم خوردہ کرتا ہے ماتم پیاز کا — ملتا نہیں لگانے کو مرہم پیاز کا
افسر ہوں یا کلرک ہوں لیڈر کہ سنتری
پُرسہ سبھوں کو دیتے ہیں پردھان منتری

دیکھا تھا اہلِ ہند نے ایسا نہ انقلاب — چھوٹا ہو یا بڑا ہو وہ کھاتا ہے پیچ و تاب
کھاتے نہیں غریب یہ نیتا کا ہے جواب — یہ وہ گنہ ہے لوٹیں گے جس کا وہی ثواب
اس شوخ کی اداؤں نے آفت وہ ڈھائی ہے
لگتا ہے سب کے سر پہ قیامت ہی آئی ہے

قیمت میں اس کی آتا ہے ہر روز ہی اچھال — بنیوں کو ڈر نہیں ہے کہ سیّاں ہیں کوتوال
بکتا نہیں ہے گوشت تو قصّاب ہیں نڈھال — پیازی ہے بے پیاز کی کیا ہو گیا کمال
کیسی ہے سانٹھ گانٹھ کہ منہ کھولتے نہیں
''پر جھاڑتے ہیں مرغِ سحر بولتے نہیں''

UrduDost Library

دل تھام کے یہ کہتے ہیں عادت نہیں رہی — ستّو کو بھی پیاز کی حاجت نہیں رہی
جب یہ نہیں تو زیست کی راحت نہیں رہی — عزّت نہیں کسی کی شرافت نہیں رہی
مالا جپیں گے اس کو ہی دل میں بسائیں گے
ہم بھی پیاز دیوی پہ اب جل چڑھائیں گے

رہتے نہیں ہیں ہوش ٹھکانے پیاز سے — اپنے بھی بن گئے ہیں بگانے پیاز سے
کتنوں کے بھر گئے ہیں خزانے پیاز سے — محبوب بھی جو روٹھے تو مانے پیاز سے
یہ جس کے پاس ہے وہی عالی مقام ہے
آقا بنا ہوا ہے وہ دنیا غلام ہے

یوں عام ہو گئی ہے محبت پیاز کی — ہے عاشقوں کے دل میں بھی چاہت پیاز کی
سب دولتوں سے بڑھ کے ہے دولت پیاز کی — لیتے ہیں افسران بھی رشوت پیاز کی
اس ہاتھ میں لیے کوئی اس ہات میں لیے
آتے ہیں لوگ اس کو ہی سوغات میں لیے

دل جس سے خوش ہوا ایسا فسانہ کہاں سے لائیں — سرشار ساعتوں کا ترانہ کہاں سے لائیں
گزرا ہوا سنہرا زمانہ کہاں سے لائیں — اس کے خریدنے کو خزانہ کہاں سے لائیں
ہم حسرتوں کا بیٹھے بناتے رہیں مزار
شاید دلِ حزیں کو ملے اس سے کچھ قرار

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بے قلم دان وزیر

بے قلم دان وزارت کا نہیں کوئی جواب
خواب کی ہے یہ حقیقت یہ حقیقت کا ہے خواب
یہ عمل ایسا ہے جس میں نہ گنہ ہے نہ ثواب
اس میں آرام ہے جنّت کا نہ دوزخ کا عذاب
یہ وہ دفتر ہے کہ جس میں کوئی فائل ہی نہیں
یہ گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی ڈائل ہی نہیں

مقتدی جن کا نہیں کوئی وہ ہیں ایسے امام
بادشہ ایسے ہیں جن کی نہ رعایا نہ غلام
ان کو گھوڑے کی جگہ مل گئی گھوڑے کی لگام
کوئی کرتا نہیں آ کر انھیں جھک جھک کے سلام
تاج پہنایا گیا شان سے گدّی نہ ملی
ہاتھ کشتی تو لگی کشتی کو ندّی نہ ملی

اس وزارت میں کبھی دولھے کو دلہن نہ ملے
سیج سجنے پہ سہاگن کو بھی ساجن نہ ملے
دوسرے کھائیں مگر اس کو تنخجن نہ ملے
دیگ تو دیگ اسے دیگ کی کھرچن نہ ملے
وقت کا کھیل ہے یہ وقت کے مارے ہی رہے
سر پہ سہرا تو بندھا پھر بھی کنوارے ہی رہے

UrduDost Library

گیت عاری ہو اگر لَے سے تو گائیں کیسے
جو پلاو کہ خیالی ہو وہ کھائیں کیسے
نوٹ بالکل ہی پھٹا ہو تو چلائیں کیسے
رنگ میں بھنگ پڑا ہو تو جمائیں کیسے
شمع یہ گل بھی نہیں اور فروزاں بھی نہیں!!
یہ وہ مضموں ہے کہ جس کا کوئی عنواں بھی نہیں

نور کا تڑکا ہوا صبحِ سعادت نہ ہوئی
مچ گیا شورِ عنایت پہ عنایت نہ ہوئی
قبض باقی ہی رہا کھل کے اجابت نہ ہوئی
دردِزہ اٹھتا رہا پھر بھی ولادت نہ ہوئی
ڈاکٹر ہار گئے بچّہ یہ پیدا نہ ہوا
''کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا''

رند کے ہاتھ میں ساغر بھی نہیں مَے بھی نہیں
جیت کی ہار ہے یہ اس کی کوئی جے بھی نہیں
خوب نسبت ہے کہ جو طے ہے مگر طے بھی نہیں
فلسفہ زیست کا جیسے کہ یہ ہے، ہے بھی نہیں
دیکھ سکتا ہے اسے صرف سخنور ہی ظفرؔ
ہے حقیقت میں یہ معشوق کی موہوم کمر

(شگوفہ-اپریل ۲۰۰۴ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اجرتی شاعر

مجھ سے لکھوا لو کہ اجرت پہ غزل کہتا ہوں
رہ کے دوزخ میں بھی جنّت پہ غزل کہتا ہوں
میں تو وحدت میں بھی کثرت پہ غزل کہتا ہوں
وصل کے دن شبِ فرقت پہ غزل کہتا ہوں
جیب جو گرم کرے میری سخنور ہو جائے
فن کے رستے میں وہی میل کا پتّھر ہو جائے

اپنی ہانڈی مرے چولھے پہ چڑھاؤ آکر
دال جو گلتی نہ ہو اس کو گلاؤ آکر
مال سستا ہے ذرا بھاو بڑھاؤ آکر
میں تو بہتی ہوئی گنگا ہوں نہاؤ آکر
کیا ہوا ہار گئے ہو جو سخن کی بازی
میں شہیدوں کو بناتا ہوں سخن کا غازی

UrduDost Library

بڑھ گئی ہے جو گرانی تو ہوا مہنگا کلام
اب تو چلنے کا نہیں بیس اور پچّیس سے کام
نوٹ سَو سَو کے جو دے اور کرے جھک کے سلام
چند قطعات بھی دوں اس کو بطورِ انعام
نقد مل جائے تو دیوان کا سودا کر لوں
دین کے ساتھ ہی ایمان کا سودا کر لوں

میرا چلتا ہے قلم مانی و بہزاد پہ بھی
ہیر رانجھا پہ بھی اور شیریں و فرہاد پہ بھی
صید و صیّاد پہ بھی طفلِ پری زاد پہ بھی
خانہ داماد پہ بھی کثرتِ اولاد پہ بھی
دن ہو یا رات کھلی شعری دکاں ہوتی ہے
''طبع رکتی ہے تو کچھ اور رواں ہوتی ہے''

فصلِ گل ہو تو خزاں اس کو بنا سکتا ہوں
جو بھی ارزاں ہو گراں اس کو بنا سکتا ہوں
پیر آئے تو جواں اس کو بنا سکتا ہوں
جو کنوارا ہو میاں اس کو بناسکتا ہوں
کان میں پھونک دوں مُردوں کے اگر سحرِ سخن
ایک جھٹکے میں اٹھیں پھاڑ کے وہ اپنا کفن

عام کو خاص بنانے کی ڈگر ہے معلوم
جعل سازی کا ہر اک زیر و زبر ہے معلوم

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آگ پانی میں لگانے کا ہنر ہے معلوم
ہر اگر ہے مجھے معلوم مگر ہے معلوم

میں نے ہر رنگ کے شعروں کا اڑایا چربہ
جن کو پڑھ پڑھ کے ہوے کتنے ہی لاغر فربہ

وہ جو بنواتا رہا مجھ کو ہمیشہ جوڑا
تھا گدھا میں نے مگر اس کو بنایا گھوڑا

علم کا نام لیا جس نے بھی اس کو چھوڑا
اپنے پاپوں کا گھڑا غیروں کے سر پر پھوڑا

کافرِ فن کو بھی اک پل میں مسلمان کیا
''مورِ بے چارہ کو ہم دوشِ سلیمان کیا''

ناگری والوں کو پلکوں پہ بٹھاتا ہوں میں
دے کے غزلیں انھیں سینے سے لگاتا ہوں میں

ناز نااہلوں کے دن رات اٹھاتا ہوں میں
اپنی اوقات زمانے کو دکھاتا ہوں میں

چند سکّے بھی جو مل جائیں تو کم مجھ کو نہیں
قتل اردو کا اگر ہوتا ہے غم مجھ کو نہیں

کیا بتاؤں کہ مجھے کیسے خریدار ملے
جو ملے مجھ کو وہ رسوا سرِ بازار ملے

ان میں کچھ اپنے ملے اور کچھ اغیار ملے
جہل کے مارے تھے مستِ مئے پندار ملے

UrduDost Library

گلف میں جا کے وہ پڑھتے ہیں مرے ہی اشعار
گرم کرتے ہیں شکاگو میں سخن کا بازار

وقت بے وقت کلام اپنا فری بھی بانٹا
اس پہ بھی ڈپٹا کسی نے تو کسی نے ڈانٹا

گاہے گاہے تو لگا مجھے کو کرارا چانٹا
پھر بھی نکلا نہ مرے دل سے ہوس کا کانٹا

میرے شاگردوں نے ہی میرا گریباں پھاڑا
جس نے دیوانہ بنایا تھا وہ دیواں پھاڑا

زندگی بھر تو نہیں مانا کسی نے استاد
حشر میں داورِ محشر سے کروں گا فریاد

کون بیچے گا غزل خود کو کرے گا برباد
میں نہ ہوں گا تو نہ ہوگا یہ خرابہ آباد

پھر نہ برسے گی سخن کی یہ گھٹا میرے بعد
''لب پہ ساقی کے مکرّر ہے صَلا میرے بعد''

(شگوفہ-اگست ۲۰۰۳ء)

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیسہ نامہ

جن کی خواہش ہے کہ دنیا میں رہیں بن کے امیر
ان کی روشن ہی نہیں ہوتی کبھی شمعِ ضمیر
فکرِ فردا کے رہا کرتے ہیں ہر پل وہ اسیر
جب بھی کرتے ہیں دعا کہتے ہیں اے ربِّ قدیر
ہو کرم تیرا تو قارؤں کا خزانہ مل جائے
یہ خزانہ جو ملے سارا زمانہ مل جائے

خواہ موقع ہو کوئی پیسہ رہے تکیہ کلام
چاہتے ہیں کہ رہے ہاتھوں میں دولت کی لگام
اس کو کیا اس سے غرض کیا ہے حلال اور حرام
بس یہی دُھن ہے کہ ہر گام پہ اونچا ہو مقام
دن میں جو سوئیں تو خوابوں میں بھی سلطان بنیں
شاہِ بغداد بنیں وہ شہِ ایران بنیں

UrduDost Library

ان کو رشوت جو ملے مالِ غنیمت سمجھیں
مالِ مسروقہ کو بھی رب کی ودیعت سمجھیں
نقد سودے کو ہی وہ پیرِ طریقت سمجھیں
کوئی کردے جو نصیحت تو فضیحت سمجھیں
وہ غلط راہ پہ چلنے سے کہاں ہٹتے ہیں
صبح اور شام کمیشن کا سبق رٹتے ہیں

بینک بیلنس کی دل میں جو سماتی ہے دُھن
پاپ کرتے ہیں تو اس کو بھی سمجھتے ہیں پُن
زر کا پڑھتے ہیں وظیفہ تو برستا ہے ہُن
ایسے لوگوں کا تو احساس بھی ہوتا ہے سُن
دین بھی پیسہ ہے ایمان بھی ان کا پیسہ
حق تو یہ ہے کہ ہے بھگوان بھی ان کا پیسہ

لوگ کیا کیا نہ کیا کرتے ہیں پیسے کے لیے
زہر کا گھونٹ پیا کرتے ہیں پیسے کے لیے
جامۂ زیست سیا کرتے ہیں پیسے کے لیے
وہ تو مر مر کے جیا کرتے ہیں پیسے کے لیے
رنگِ پیری میں یہ سکّہ کہیں ڈھل جاتا ہے
رفتہ رفتہ جو مریدوں کو نگل جاتا ہے

کون ایسا ہے یہاں جو کہ نہیں زر کا غلام
کون جھک جھک کے نہیں کرتا ہے پیسے کو سلام

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چاہیے مال یہ کہتے ہیں خواص اور عوام
ساری تکلیف اسی کی ہے اسی کا آرام
کوئی ماضی کا ہے چکّر نہ کوئی حال کا ہے
جھگڑا تو دَیر و حرم میں بھی اسی مال کا ہے

یہ امارت یہ امامت ہے بھلا کس کے لیے
یہ نجابت یہ شرافت ہے بھلا کس کے لیے
یہ وزارت یہ صدارت ہے بھلا کس کے لیے
یہ خباثت یہ رذالت ہے بھلا کس کے لیے

یہ جو عزّت یہ جو شہرت ہے تو کس کے بل پر
یہ جو طاقت یہ حکومت ہے تو کس کے بل پر
دورِ حاضر کے جو کہلاتے ہیں حاتم طائی
جب اٹھے پردہ تو فرعون کے نکلیں بھائی
ڈال دیتی ہے کہیں چھاپہ جو سی بی آئی
جتنے پربت ہیں وہ اُڑ جاتے ہیں بن کر رائی

سب بڑے چھوٹے گرفتار اسی دام میں ہیں
جتنے ننگے ہیں اکٹھے اسی حمّام میں ہیں
ہر ادا اہلِ سیاست کی نرالی دیکھی
بیٹھے سنسد میں تو صورت بھی جلالی دیکھی
ان کی دولت سے محبت بھی مثالی دیکھی
اپنے دیوالے کے ساتھ ان کی دِوالی دیکھی

UrduDost Library

کھیتیاں قوم کی ایسے بھی چری جاتی ہیں
گڈّیاں نوٹوں کی بورے میں بھری جاتی ہیں
جاؤ دفتر میں تو آتی ہے صدا پیسہ لاؤ
کیا سنا تم نے نہیں ہم نے کہا پیسہ لاؤ
کام بن جائے گا بگڑا ہوا پیسہ لاؤ
ہر مَرَض کی یہاں ملتی ہے دوا پیسہ لاؤ

جیب خالی ہو تو معشوق نہیں ملتا ہے
گلشنِ عشق کا پتّہ بھی نہیں ہلتا ہے
جو ''نہیں'' کہتے تھے وہ کہتے ہیں ''ہاں'' پیسے سے
بند ہو جاتی ہے حاکم کی زباں پیسے سے
اب گدھوں پر بھی ہے گھوڑے کا گماں پیسے سے
دؤر ہو باغِ جوانی کی خزاں پیسے سے

پاس پیسہ ہو تو ہر بات بدل جاتی ہے
اس کے بَل بُوتے پہ تو ذات بدل جاتی ہے
جو کہ میخوار ہیں جاں دیتے ہیں میخانے پر
چشمِ ساقی پہ چھلکتے ہوئے پیمانے پر
جیسے طائر کی نگاہیں ہوں کسی دانے پر
شیخ صاحب کی نظر رہتی ہے نذرانے پر

ڈھونڈے آکاش میں بھی ڈھونڈے وہ پاتال میں بھی
دکشنا چاہیے پنڈت کو کسی حال میں بھی

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ نہ کافر کا نہ مشرک کا نہ دیں دار کا ہے
لاف زن کا نہ کسی غازیِ گفتار کا ہے
اہلِ دل کا نہ کسی صاحبِ کردار کا ہے
دور درہم کا ہے ڈالر کا ہے دینار کا ہے
وقت پڑنے پہ سبھی کرتے ہیں خر کی پوجا
کیا برائی ہے ظفرؔ کرلیں جو زر کی پوجا

S

(شگوفہ-جولائی ۲۰۰۳ء)

سڑی مچھلی

سبھی بالشتیے اس کو سمجھتے ہیں بڑی مچھلی
مگر میری نظر میں ہے ادب کی وہ سڑی مچھلی
غلاظت راس آئی تو اسی کا کر لیا دھندا
اکیلے اس نے تالابِ سخن کو کر دیا گندا
جنھیں کچھ بھی نہیں آتا انھیں شاعر بناتی ہے
جو ہیں بے بال و پر اُن کو بھی اُڑنا وہ سکھاتی ہے
ہمیشہ گفتگو میں فدویانہ رنگ ہوتا ہے
خوشامد دیکھ کر اس کی زمانہ دنگ ہوتا ہے
گزاری اس نے ساری عمر فخرِ جاہلاں بن کر
رہی وہ اہلِ حق کے بیچ باطل کی اذاں بن کر
پڑھے لکھّوں کا سن کر نام طاری اس پہ ہو وحشت
کوئی جاہل نظر آئے تو فوراً گرم ہو صحبت
کبھی دیکھے جو وہ تصویرِ جنّت اس کو ہِل[1] سمجھے
مقامی ہے مگر خود کو وہ انٹرنیشنل[2] سمجھے

(۱) Hell
(۲) International

www.urdudost.com
UrduDost Library

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اگر شہرت کسی کی ہو تو غم میں وہ پگھلتی ہے
سکھایا جس نے اس کو تیرنا اس سے بھی جلتی ہے
ہوا ہے خبط اس کو کس طرح سردار ہو جائے
ادب کے پیٹ میں اک مستقل آزار ہو جائے
جو مردؤِ ادب ہیں ان کو وہ مقبول کہتی ہے
سیانی ہے بڑی معروؤف کو مجہوؤل کہتی ہے
عجب مچھلی ہے کھاتی ہے وہ معجوؤنِ ظرافت بھی
کہ جو طاقت نہیں اس میں ملے اُس کو وہ طاقت بھی
جہاں ڈھلتے ہیں کھوٹے سکّے وہ ٹکسال اس کی ہے
خوشامد ہی کے چوؤلھے پر گلے جو دال اس کی ہے
حقیقت میں جو عالم ہیں انھیں کہتی ہے وہ جاہل
ادھوؤری عقل ہو جن کی انھیں کہتی ہے وہ کامل
حقیقی شاعروں کو شاعرِ خودساختہ کہہ دے
سخن کے مردِ میداں کو وہ مچھلی آختہ کہہ دے
کبھی اِس در کا ہے پھیرا کبھی اُس در کا ہے پھیرا
یہاں دھوؤنی رمائی آج ڈالا کل وہاں ڈیرا
نئے کرتب دکھاتی رہتی ہے ایسی مداری ہے
پھنسالے جو مچھیروں کو یہ مچھلی وہ شکاری ہے
پڑھاتی ہے سبق شاگردوں کو گرگ آشنائی کا
سکھاتی ہے ہنر دن رات ہاتھوں کی صفائی کا

UrduDost Library

جو گُرگے ہیں دیا کرتے ہیں لاکر اس کو نذرانہ
کوئی دیتا ہے ماہانہ کوئی دیتا ہے سالانہ
بہ ظاہر خوش بہ باطن وہ کبیدہ بھی کشیدہ بھی
ملیدے کے عوض تحریر کرتی ہے قصیدہ بھی
سدا اعزاز میں اپنے ہی وہ جلسہ کراتی ہے
غلط فہمی کی دھول اکثر فضاؤں میں اڑاتی ہے
کبھی اعزاز کا چکّر کبھی اکرام کا چکّر
چلاتی رہتی ہے ہر شہر میں انعام کا چکّر
جہاں ہو بزم اردوؤ کی رہے موجوؤد وہ مچھلی
کہیں مقہوؤر وہ مچھلی کہیں مردوؤد وہ مچھلی
کہیں پاپوش رہتی ہے کہیں نعلین رہتی ہے
صدارت کے لیے ہر حال میں بے چین رہتی ہے
ہوس شہرت کی اس کے دل میں کچھ ایسی سمائی ہے
سمجھتی ہے یہی دین اور دنیا کی کمائی ہے
اگر قابوؤ چلے اس کا تو ایسی چال چل جائے
سخن کے حضرتِ یوؤنس کو اک پل میں نگل جائے
وہ ہے اعمال کی شامت مقدّر کی سیاہی ہے
وجوؤد اس کا ادب کی جان پر قہرِ الٰہی ہے
کرے جو تلخ منہ کا ذائقہ اس کو وہ پھل کہہ لیں
ادب کے حق میں اس مچھلی کو ہم گرگِ اجل کہہ لیں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جدید دیس بھکتی گیت

ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت
ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت

قانوٗن کا ہم کو کیسا ڈر قانوٗن سے ہم ہیں بالاتر
کیا چیز عدالت ہوتی ہے انصاف ہے کتنا طاقت ور
ہم دن کو کہیں گے رات اگر انکار کی ہمّت کس میں ہے
کیوں خوف ہمیں ہو مرنے کا جب مَوت کے ہم ہیں سوداگر

ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت
ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت

جو مسجد گر جا ڈھائیں گے اپنے بھائی کہلائیں گے
ہم دل میں جگہ ان کو دیں گے سر آنکھوں پر بٹھلائیں گے
اب دنیا چاہے جو بھی کہے پرواہ نہیں کچھ اس کی ہمیں
جب دھرم ہے اپنا بے شرمی کیوں دنیا سے شرمائیں گے

ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت
ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت

UrduDost Library

وہ جوڑیں گے ہم توڑیں گے تاریخ کا رخ بھی موڑیں گے
جو آنکھ دکھانے آئے گا ہم اس کی آنکھیں پھوڑیں گے
جے چند ہو یا جعفر صادق ہم ان کی جے جے کار کریں
آدرش پرُش اپنا راون کیوں دامن اس کا چھوڑیں گے

ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت
ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت

اب ریت میں کشتی کھینا ہے دنیا سے لوہا لینا ہے
جس نے بھی دیا ہم کو امرت بدلے میں اسے وِش دینا ہے
ہر تاج ہمارے سر پر ہو ہر تخت ہمارے قدموں میں
کس بات کا ڈر جب قبضے میں ہُڑدنگ دلوں کی سینا ہے

ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت
ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت

ہم امن و سکوٗں برباد کریں نفرت کا گھر آباد کریں
شیطان کو چکّر آ جائے ایسے فتنے ایجاد کریں
اسکول عداوت کے کھولے ذہنوں میں غضب بارُود بھری
جو کام کیا چپکے چپکے وہ کام بڑے استاد کریں

ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت
ہم دیس بھکت ہم دیس بھکت

S

(شگوفہ-دسمبر ۲۰۰۶ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خاندانی پیر

بنو مرید مرے میں ہوں خاندانی پیر
زمیں پہ رہتا ہوں لیکن ہوں آسمانی پیر
مرا بڑھاپا بھی مرشد مری جوانی پیر
خدا کا شکر بنا مَیں بھی ناگہانی پیر
ہوے جو خلد کی جانب روانہ ابّا حضؤر
تو مجھ کو دے گئے تحفے میں چند حؤر و قُصؤر

کرامتوں کا اچانک ظہؤر ہونے لگا
دماغ و دل کا اندھیرا بھی دؤر ہونے لگا
مرا جو حجرہ تھا صد رشکِ طؤر ہونے لگا
مخالفین میں شورِ نشؤر ہونے لگا
مگر ازل سے ہی قسمت بلند تھی اپنی
ہر ایک جال تھا اپنا کمند تھی اپنی

جو ڈھنگ مجھ میں نہیں تھا وہ ڈھنگ اپنایا
بڑے قرینے سے کارِ نہنگ اپنایا
فقیر بن کے امیری کا رنگ اپنایا
پکڑ میں آیا جہاں عُذرِ لنگ اپنایا
نہیں سلیقہ تو کیا ہوں ملؤک کا رہبر
زمانہ کہتا ہے راہِ سلؤک کا رہبر

UrduDost Library

کسی کو دیکھوں تو ہو جاؤں پل میں قبلہ رؤ
مراقبے میں چلا جاؤں کہتے ''اللہ ہؤ''
بلا سے صؤفی کی مجھ میں نہیں کوئی خؤ بؤ
مگر مرید مرے ہیں جہان میں ہر سؤ
بتاؤں کیا کہ انھیں مجھ سے کیا عقیدت ہے
قدم کی خاک مرے سرمۂ بصیرت ہے

کسی کو گھونٹ پلایا گیا نصیحت کا
کہیں پہ جام لنڈھایا گیا طریقت کا
اگرچہ رنگ نہیں مجھ پہ کچھ شریعت کا
زباں پہ ذکر تو ہے معرفت حقیقت کا
ہوا جو نورِ خیالی سے دل مرا آباد
تکلّفاتِ شریعت سے میں ہوا آزاد

کسی سے کرتا ہؤں سوز و گداز کی باتیں
کسی سے کرتا ہؤں نذر و نیاز کی باتیں
جو غزنوی ہو تو اس سے ایاز کی باتیں
مگر نہ بھؤلے سے روزہ نماز کی باتیں
کسی نے چھیڑ دیا مجھ سے جو اذان کا ذکر
تو چھیڑ دیتا ہوں فوراً میں پاندان کا ذکر

عدؤ یہ کہتے ہیں میں نے خدا کو چھوڑ دیا
علی کے ساتھ شہِ کربلا کو چھوڑ دیا

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مریض ہوتے ہوئے بھی دوا کو چھوڑ دیا
نماز پڑھتا نہیں مصطفٰے کو چھوڑ دیا

تمھیں بتاؤ کروں کیسے فرش پر سجدہ
مرا تو ہوتا ہے خَلوت میں عرش پر سجدہ

بنائے رکھتا ہوں ہر قوم کو میں دیوانہ
زباں پہ رہتا ہے سب کے مرا ہی افسانہ

خدا کے فضل سے ملتا ہے اتنا نذرانہ
مشاہرہ بھی نہیں افسروں کا سالانہ

بنا دیا ہے زمانے کا میں نے ایسا مزاج
خوشی سے دیتے ہیں قارؤن لا کے مجھ کو خراج

جو معتقد ہیں وہ کرنے سلام آتے ہیں
جو شاہِ وقت ہیں بن کر غلام آتے ہیں

غریب آتے ہیں عالی مقام آتے ہیں
بصد خلوص و ادب لے کے دام آتے ہیں

امیر آتے ہیں میری بلائیں لینے کو
وزیر آتے ہیں اکثر دعائیں لینے کو

میں مقتدی بھی نہیں تھا مگر بنا ہؤں امام
خدا کرے کہ نہ ہوں راز میرے طشت از بام

یہ وقت کی ہے نوازش اسی کا ہے اکرام
ہمیشہ مٹّھی میں رہتے ہیں کشف اور الہام

UrduDost Library

زمیں کے ساتھ کراتا ہوں میں زمان کی سیر
مکاں کی بات ہی کیا سارے لامکان کی سیر

جو امتحاں ہو تو لکھتا ہوں نقل کا تعویذ
میں عالموں کو بھی دیتا ہوں جَہل کا تعویذ

رقم جو موٹی ہو حاضر ہے فصل کا تعویذ
مریضِ عشق بھی لیتے ہیں وصل کا تعویذ

جسے نہ دیکھے کوئی وہ مری نگاہ میں ہے
ہر اک مَرَض کی دوا میری خانقاہ میں ہے

مزارِ پاک کو ہر پل سجائے رکھتا ہوں
ہمیشہ پھوٗلوں کی چادر چڑھائے رکھتا ہوں

وہاں چراغِ عقیدت جلائے رکھتا ہوں
دل و دماغ پہ جادو جگائے رکھتا ہوں

مرے ہی ہاتھ سے ہر صبح و شام بکتا ہے
میں وہ ہؤں جس سے بزرگوں کا نام بکتا ہے

بناتا رہتا ہوں دن رات میں نئی اسکیم
جہاں میں کیسے بڑھے میری ذات کی تکریم

زبانی کرتا ہوں خواجہ پیا کی میں تعظیم
مجھے پتہ ہی نہیں غوثِ پاک کی تعلیم

وہ دبدبہ ہے کہ آئے نہ ٹوکنے والا
جو چاہوں کرلوں نہیں کوئی روکنے والا

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کبھی دکھاتا ہوں وہم و خیال کا جادوٗ
کبھی جگاتا ہوں جاہ و جلال کا جادوٗ
جہاں چلے نہ کسی کے کمال کا جادوٗ
چلے وہاں پہ مرے حال و قال کا جادوٗ

لگی نہیں ہے اگرچہ ہوا تصوّف کی
مگر میں رہتا ہوٗں اوڑھے رِدا تصوّف کی

بڑے بڑوں کا نکل جائے ایک پھونک میں تیل
جو بھیجتے ہیں حوالات میں انھیں ہو جیل
میں سانس روکوں تو رک جائے دَم میں چلتی ریل
ہوا میں اُڑنا مرے بائیں ہاتھ کا اک کھیل

کمال کیا ہے کہ ناسوٗت کا سفر کر لو
دعا ہو میری تو لاہوٗت کا سفر کر لو

لہوٗ کے بدلے رگوں میں رواں ہے چشمۂ نوٗر
ملائکہ کبھی آتے ہیں خواب میں کبھی حوٗر
تصرّفات کے قصّے مرے ہوئے مشہوٗر
کوئی بھی درد ہو باطن کا میں کروٗں کافوٗر

میں جھاڑتا ہوں جب آسیب مہ جبینوں کے
اتار لیتا ہوں بوتل میں جن حسینوں کے

ہمیشہ چلتا ہی رہتا ہے چاے پان کا دور
پلاو، مرغ مرغّن، کباب و نان کا دور

UrduDost Library

کبھی یقین کی باتیں کبھی گمان کا دور
مکاشفات کی سر سبز داستان کا دور

دلوں میں ایسے امنڈتے ہیں سرمدی جذبات
کہ ہونے لگتی ہے ہر سَمت نوٗر کی برسات

کرے مرید جو عقل و شعوٗر کی باتیں
تو ڈانٹتا ہوٗں کہ ہیں یہ فتوٗر کی باتیں
قریب کو میں سناتا ہوں دوٗر کی باتیں
پکار اٹھتا ہے وہ بھی ''حضوٗر کی باتیں''

کوئی جو آتا ہے دینے کو بانگِ عزرائیل
میں پھوٗنک دیتا ہوں پہلے ہی صوٗرِ اسرافیل

مرے پسر کو مرے بعد پیر ہونا ہے
اور اس کے بیٹے کو شاہی فقیر ہونا ہے
کسی طرح ہو امیرو کبیر ہونا ہے
نظیر میں ہوں انھیں بے نظیر ہونا ہے

پہنچ سکے گا کوئی اور کیا خلافت تک
مری ہی نسل ہے کافی ظفؔر قیامت تک

S

[ماہانہ ''پیش رفت''۔دہلی
فروری ۲۰۰۷ء]

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

قصّہ بکرے کا

حضرتِ خورشید احمد خاں بڑے ہیں باکمال
عیدِ قرباں جب قریب آئی انھیں آیا خیال
نامۂ اعمال کی اپنے ''مسلمانی'' کریں
عاقبت جس سے سنور جائے وہ قربانی کریں
اک پڑوسی دوست ان کے ہیں بڑے نامی حکیم
ذی شعور و عاقل و بالغ ذکی دانا فہیم
خان صاحب نے کہی ان سے جو اپنے دل کی بات
چل پڑے وہ ساتھ ان کے ہوگئی تھی گرچہ رات
دوستی ان کی تھی اک قصّاب سے پہنچے وہاں
اُس کے آنگن میں بندھی تھیں چند مَریَل بکریاں
ان میں اک بکرا تھا ایسا وقت کا مارا ہوا
زندگی کی اپنی ہر بازی جو تھا ہارا ہوا
دیکھتے ہی اس کو یاد آتا تھا مفلس کا شباب
گرد اس کے سامنے تھے عاشقِ خانہ خراب
گھاس چرنے میں ہوئی مصروف جب عقلِ سلیم
ہوگئے بکرے پہ عاشق خان صاحب اور حکیم

UrduDost Library

مفت بھی مہنگا تھا وہ لیکن لیا سونے کے مول
وزن جس کا سات کے۔جی تھا فقط کانٹے کی تول
جس طرح احباب طے کرتے ہیں میّت کا سفر
اس طرح کاندھے پہ لائے لاد کر بکرے کو گھر
سانس جو اکھڑی تھی اُس کی اس کو پہلے کم کیا
بعد اس کے آیت الکرسی پڑھی اور دم کیا
پھر اتارا جان کا صدقہ بصد کیف و سرؤر
تاکہ بکرا عیدِ قرباں تک رہے زندہ ضرؤر
جسم میں بکرے کے ایسے تیل کی مالش ہوئی
دیکھ کر لگتا تھا جیسے بؤٹ پر پالش ہوئی
لوگ کہتے تھے کہ بکرا ہے بڑا ہی ہونہار
اپنے آقا کی طرح وہ بھی ہے پیچش کا شکار
بھوک کی اور پیاس کی ہوتی نہ تھی اس کو خبر
وہ جو بکرا تھا وہ آقا کے لیے تھا دردِ سر
سامنے اس کے کوئی رکھتا تھا لاکر جب چنا
دیکھتا رہتا تھا وہ چپ چاپ اس کو بُت بنا
گھاس کھاتا کس طرح چارے سے رغبت ہی نہ تھی
تھا بڑا صوٗفی صفت کھانے کی عادت ہی نہ تھی
حال اس کا دیکھ کر حیران تھے پیر و جواں
فکر تھی سب کو یہی بکرے کو لے جائیں کہاں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو حکیمِ محترم تھے ان کی یہ حالت ہوئی
ایک ہی بکرے میں ان کی فیل سب حکمت ہوئی

جس طرح افواہ پھیلے ویسے پھیلی یہ خبر
خان صاحب کا جو بکرا ہے لگی اس کو نظر

شہر میں مشہور جو بھی تھا شرافت کے لیے
سن کے بکرے کی خبر آیا عیادت کے لیے

بہرِ ہمدردی جو آیا خان صاحب کے حضور
دیکھ کر بکرے کو وہ کہتا تھا ''یا اہل القبور''

دشمنوں کو صرف اپنی دشمنی سے تھی غرض
وہ یہ کہتے تھے کہ بکرے کو ہے ٹی بی کا مَرَض

چاہیے لوگوں کو لے جائیں اسے اب اسپتال
ورنہ کچھ گھنٹوں میں ہوجائے گا اس کا انتقال

ساتھ میں کچھ لوگ ہوں تیمار داری کے لیے
ناز برداری کی خاطر غم گساری کے لیے

آئے انجکشن لگانے اک معمّر ڈاکٹر
تین ہی لینے تھے ان کو لے لیے تیرہ مگر

کیپسول[1] اور ٹیبلٹ[2] آئے کسی دوکان سے
ایک صاحب آگئے چوَرن لیے سیوان سے

(۱) Capsule
(۲) Tablet

UrduDost Library

اُس طرف تعویذ گنڈے ٹوٹکے ہوتے رہے
خان صاحب اِس طرف اشکوں سے منہ دھوتے رہے

نسخۂ معجون بھی ہمدرد کا لایا گیا
جسم میں بکرے کے تازہ خون چڑھوایا گیا

آزماتے رہ گئے نسخے حکیمِ محترم
لاغری بڑھتی گئی بکرے کی لیکن دم بدم

ناامیدی کی گھٹا بھی ذہن و دل پر چھا گئی
سورۂ یٰسین کی نوبت بھی آخر آگئی

مسجدوں اور مدرِسوں میں ایک ہفتہ صبح و شام
لوگ کرتے رہ گئے رو کر دعا کا اہتمام

ڈھونڈتے ہی رہ گئے سب چشمۂ آبِ حیات
تھا مقدّر میں جو غم کیسے ملے اس سے نجات

عیدِ قرباں میں ابھی تھا ایک دن باقی ظفرؔ
چل دیا دنیا سے بکرا سارے بندھن توڑ کر

گھر کا گھر گردہ کلیجی کے لیے دیوانہ تھا
''خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا''

S

(شگوفہ۔جنوری ۲۰۰۳ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

خورشید احمد خاں (سرکل انسپکٹر)

(خاکا)

وہ جو رہتے ہیں ایک سی آئی جن سے اپنی بھی ہے شناسائی
سب ہیں ان کے وہ سب کے ہیں بھائی قابلِ دید ان کی رعنائی

رات دن بیٹھے پان کھاتے ہیں
کوئی ٹوکے تو جان کھاتے ہیں

ان کا افسانہ ایسا ہے غم خیز جیسے فرہاد کے لیے پرویز
پیٹ کمزور ہے زباں ہے تیز آنتیں رہتی ہیں آنو سے لبریز

گوشت کا ساتھ چھوٹتا ہی نہیں
زور پیچش کا ٹوٹتا ہی نہیں

صحّت ان کی ہمیشہ زارو نزار صبح سردی ہے شام کو ہے بخار
ہے شکم میں دواؤں کا انبار پھر بھی رہتے ہیں سال بھر بیمار

دیکھ کر مستقل یہ حالِ تباہ
ڈاکٹر ان سے مانگتے ہیں پناہ

جب ہو ان کا علاج یونانی کھائیں پرہیز میں بھی بریانی
بات بیگم کی حکمِ ربّانی فقر دل میں مزاج سلطانی

واقعی باکمال ہیں حضرت
آپ اپنی مثال ہیں حضرت

UrduDost Library

جاگتے میں بھی خواب کے عاشق مرغ و ماہی کباب کے عاشق
عمر پچپن شباب کے عاشق ہو گئے اب خضاب کے عاشق

یوں کریں بیوٹی پارلر کی تلاش
جیسے گنجے کو باربر[1] کی تلاش

عطرِ صندل ہو یا شمامہ ہو سر پہ ٹوپی ہو یا عمامہ ہو
پینٹ ہو یا کہ پائجامہ ہو زندگی کا کوئی ڈرامہ ہو

دل سبھی سے لگائے رکھتے ہیں
اپنی بگڑی بنائے رکھتے ہیں

گرم موسم میں گرم پانی سے یہ نہاتے ہیں سادھانی سے
عشق کرتے ہیں زندگانی سے ڈرتے ہیں مرگِ ناگہانی سے

کیوں نہ آئیں نظر یہ ہارے ہوئے
احتیاطوں کے جب ہیں مارے ہوئے

دردِ دل کو دوا سمجھتے ہیں اس کو رب کی عطا سمجھتے ہیں
ہے بھتیجا چچا سمجھتے ہیں کیا سمجھنا تھا کیا سمجھتے ہیں

لفظِ رشوت حرام ان کے لیے
مقتدی ہے امام ان کے لیے

مفسدوں کا بھی احترام کریں ان کو جھک جھک کے یہ سلام کریں
روز دعوت کا اہتمام کریں خود پہ آرام کو حرام کریں

دشمنوں پر بھی جان وارے ہوئے
وضع داری کے ہیں یہ مارے ہوئے

(۱) Barber

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

صوفیوں کا مزاج پایا ہے مفت میں یہ خراج پایا ہے
احمقوں کا سماج پایا ہے کیا مَرَض لاعلاج پایا ہے

کوئی شہرت میں کوئی مال میں مست
یہ بھی رہتے ہیں اپنی کھال میں مست

لوگ آتے ہیں تنگ کرنے کو شانتی دل کی بھنگ کرنے کو
صلح کے وقت جنگ کرنے کو عقل و دانش کو دنگ کرنے کو

احمقوں کو بھی یہ کہیں سقراط
جاہلوں کو بھی مان لیں بقراط

مبتدی درس دینے آتے ہیں ان کے آگے وہ سر جھکاتے ہیں
چوٹ پر چوٹ روز کھاتے ہیں حال دل کا کہاں سناتے ہیں

صبر کا گھونٹ پیتے رہتے ہیں
یوں وہ مر مر کے جیتے رہتے ہیں

تیر دیں گے کمان دے دیں گے پان کیا پاندان دے دیں گے
جان مانگو تو جان دے دیں گے یہ زمیں آسمان دے دیں گے

قرض خواہوں کے بادشاہ ہیں یہ
اس سخاوت میں ہی تباہ ہیں یہ

آن ان کی ہے شان ہے ان کی کیسی اونچی اڑان ہے ان کی
بے زبانی زبان ہے ان کی کچھ عجب داستان ہے ان کی

ڈھوتے ہیں یہ خلوص کا لاشہ
پل میں تولہ ہیں پل میں ہیں ماشہ

UrduDost Library

ہو اگر تِل یہ تاڑ کرتے ہیں رائی کو بھی پہاڑ کرتے ہیں
زندگی کو اجاڑ کرتے ہیں بنتے بنتے بگاڑ کرتے ہیں

دن ہو یا رات ان کو اندیشہ
بات بے بات ان کو اندیشہ

آدمی ہیں بڑے ہی جوشیلے تیز طرّار اور پھرتیلے
ہوں بلا سے یہ لال اور پیلے لوگ ملتے ہیں ان سے زہریلے

دیکھ کر رنگ کارخانے کا
مرثیہ پڑھتے ہیں زمانے کا

چست چالاک اپنے کاموں میں صاف اور پاک اپنے کاموں میں
سخت بے باک اپنے کاموں میں دوسرے خاک اپنے کاموں میں

صبح سے شام صرف کام کی دُھن
ہر گھڑی رہتی ہے عوام کی دُھن

دیکھ کر ان کی تیز رفتاری دنگ ہوتی ہے عقل بے چاری
فرض کی لگ گئی ہے بیماری ان پہ قربان ہے وفاداری

دم فرائض کا ایسے بھرتے ہیں
دستخط خواب میں بھی کرتے ہیں

اس طرح کام کاج کرتے ہیں آج کا کام آج کرتے ہیں
جو نہیں ہے رواج کرتے ہیں دوسرے لوگ راج کرتے ہیں

بوجھ غیروں کا بھی اٹھاتے ہیں
جان کو روگ یوں لگاتے ہیں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ڈھنگ آتا نہیں کمانے کا　　بینک بیلنس کو بڑھانے کا
کچھ پتہ ہی نہیں زمانے کا　　صرف سیکھا ہنر گنوانے کا

لوگ تو ہوتے ہیں کمال پہ خوش
ایک یہ ہیں کہ ہیں زوال پہ خوش

رہتی ہے روزیِ حلال کی فکر　　زخم سے پہلے اندمال کی فکر
فکر فردا کی اور نہ حال کی فکر　　غم نہ روٹی کا اور نہ دال کی فکر

خوب باقی ادھار لیتے ہیں
زندگی یوں گزار لیتے ہیں

خاکساری انھیں پہ ختم ہوئی　　بردباری انھیں پہ ختم ہوئی
غم گساری انھیں پہ ختم ہوئی　　دوست داری انھیں پہ ختم ہوئی

بات بے خوف و بے ہراس کہیں
اپنے ماتحت کو بھی باس کہیں

کھائے جاتا ہے ان کو قوم کا غم　　غم بھی ایسا کہ جس سے ہوں بے دم
پڑھ کے اخبار ہوتے ہیں برہم　　رات دن بس اسی کا ہے ماتم

چائے کی چسکیاں ہیں غم کا علاج
پان کے بیڑے چشمِ نم کا علاج

گمرہی دیکھ کر ابلتے ہیں　　دل ہی دل میں بہت اچھلتے ہیں
راہِ تبلیغ میں نکلتے ہیں　　لوگ پھسلیں تو یہ سنبھلتے ہیں

کون سنتا ہے ان کی آہ و فغاں
دیتے رہتے ہیں پھر بھی اپنی اذاں

UrduDost Library

بحر کو بَر کی یہ سند بخشیں　　خشک کو تر کی یہ سند بخشیں
اسپ کو خر کی یہ سند بخشیں　　پانو کو سر کی یہ سند بخشیں

پستیوں کو کبھی یہ سمجھیں اَوج
ہے عجب چیز ان کے من کی موج

ہر مضر بے ضرر ہے ان کے لیے　　پُر خطر بے خطر ہے ان کے لیے
کور بھی دیدہ ور ہے ان کے لیے　　راہزن راہبر ہے ان کے لیے

بکریوں کو یہ شیر کہتے ہیں
گر زبر ہو تو زیر کہتے ہیں

دُودھ سانپوں کو یہ پلاتے ہیں　　بچھّوؤں کو گلے لگاتے ہیں
دوستوں سے فریب کھاتے ہیں　　کوئی ٹوکے تو مسکراتے ہیں

بارِ کلفت سے جھک نہیں سکتے
نیکیوں سے یہ رک نہیں سکتے

آدمی کی نہیں انھیں پہچان　　جانور کو سمجھتے ہیں انسان
جب شرافت کا بھرتے ہیں تاوان　　فائدے میں اٹھاتے ہیں نقصان

جس کو دینا ہو ایک دیں گے ہزار
ان کو آئے اسی عمل سے قرار

عاقبت اس طرح سنوارتے ہیں　　بازیاں جیت کے بھی ہارتے ہیں
صدقۂ عقل یوں اتارتے ہیں　　توپ سے مچھّروں کو مارتے ہیں

ٹھوکریں کھائیں خوش گمانی میں
خوب ارزاں ہوئے گرانی میں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شادیاں بھی کراتے رہتے ہیں جان اس میں لڑاتے رہتے ہیں
اپنی پونجی لٹاتے رہتے ہیں رات دن تلملاتے رہتے ہیں
دھوکے اپنوں سے کھا کے پچھتائیں
پھر بھی اس کام سے نہ باز آئیں

ہے طبیعت بلا کی سیمابی خشک پل میں تو پل میں سیلابی
دَم میں زردی تو دم میں شادابی ذہن ویرانہ دل میں آبادی
اتنے سیدھے ہیں اتنے سادے ہیں
سادگی کے یہ شاہزادے ہیں

دوسروں کو خطاب کی چاہت ان کے دل میں کتاب کی چاہت
عاشقانہ نصاب کی چاہت عارفانہ شراب کی چاہت
چاہتوں کی ہی پائی ہے تعلیم
چاہتیں کرتے رہتے ہیں تقسیم

خاندانی وقار والے ہیں پاک پرور دگار والے ہیں
دوست والے ہیں یار والے ہیں یہ خزاں میں بہار والے ہیں
حاسدوں نے انھیں ہدف سمجھا
تھے یہ موتی مگر خزف سمجھا

اک ظفرؔ ہے جو ساتھ رہتا ہے جو یہ کہتے ہیں وہ بھی کہتا ہے
ان کا دکھ اپنے دل پہ سہتا ہے یونہی دریا یہ غم کا بہتا ہے
وہ بھی دیوانہ یہ بھی دیوانے
خوف کھاتے ہیں ان سے فرزانے

UrduDost Library

سہرا

وہ طوفان دل میں اٹھاتا ہے سہرا کہ اچھّوں کو پاگل بناتا ہے سہرا
جہاں رنگ اپنا دکھاتا ہے سہرا وہاں کورٹ[1] میرج کراتا ہے سہرا
حسینوں کے جمگھٹ میں جاتا ہے سہرا وہاں دھاک اپنی بٹھاتا ہے سہرا
کبھی بانس پر جو چڑھاتا ہے سہرا کبھی تاڑ سے بھی گراتا ہے سہرا
حکیموں کو گھر میں بلاتا ہے سہرا عجب خوف سے تھر تھراتا ہے سہرا
یہ بہتر ہے پہلے ہی معجون کھا لو نہیں تو یہ نیندیں اڑاتا ہے سہرا
خیالی پلاو پکاتے ہیں نوشہ اسی بات پر مسکراتا ہے سہرا
کہ بچّوں کی انڈسٹری ہو مبارک یہ دوٗلھے کو نغمہ سناتا ہے سہرا
ابلتی ہے باسی کڑھی اس کے دم سے ہمیشہ نئے گل کھلاتا ہے سہرا
چڑھیں کیوں نہ اترا کے گھوڑے پہ دوٗلھا کہ اک دن کا راجا بناتا ہے سہرا

---

(۱) Court Marriage

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کھلے سانڈ ہیں جو انھیں بھی پھنسا کر
''قبلہ'' کی منزل پہ لاتا ہے سہرا

ذرا کوئی دولھے کے والد سے پوچھے
انھیں یاد کیا کیا دلاتا ہے سہرا

بٹھاتی ہے پہرے جوانی پہ دنیا
جوانی سے پہرے اٹھاتا ہے سہرا

کوئی اپنی مرضی اگر اس پہ تھوپے
تو محفل سے بھی بھاگ جاتا ہے سہرا

اسے صرف سسرال سے انسیت ہے
وہیں جاکے دھونی رماتا ہے سہرا

نظر اس کی پڑتی ہے جب سالیوں پر
محبت سے تب دُم ہلاتا ہے سہرا

کبھی ہوش غائب کبھی جوش غائب
تماشے یہ اکثر دکھاتا ہے سہرا

غلامی کا لاتا ہے یہ دورِ زرّیں
غلامی پہ قربان جاتا ہے سہرا

کرو جو نصیحت تو سر پھوڑ ڈالیں
کنواروں کو جب ورغلاتا ہے سہرا

انا جن کی رہتی ہے بامِ فلک پر
زمیں پر انھیں کھینچ لاتا ہے سہرا

زبردست بیوی جسے بھی ملی ہو
اسے دوڑ سے کاٹ کھاتا ہے سہرا

پڑھاتے ہیں قاضی جو خطبہ نکاحی
تو قاضی کا خطبہ پڑھاتا ہے سہرا

جہیزوں کا جھگڑا تلک کی لڑائی
یہ فتنے برابر اٹھاتا ہے سہرا

وہ سقراط ہوں یا کہ بقراطِ دوراں
سبق خوب ان کو سکھاتا ہے سہرا

کوئی ساری دنیا کو چونا لگائے
مگر اس کو چونا لگاتا ہے سہرا

جو بوڑھے ہیں ان کو جواں یہ بنائے
جوانوں کو بوڑھا بناتا ہے سہرا

زمانے کا رستم ہو یا کوئی گاما
مگر ان کے چھکّے چھڑاتا ہے سہرا

جو یاروں کے حلقے میں شیرِ ببر ہیں
انھیں پل میں گیدڑ بناتا ہے سہرا

جوانوں کی بڑھتی ہے جب بے قراری
تصوّر میں ڈھارس بندھاتا ہے سہرا

کسی دل کی ہانڈی جو مل جائے کوری
وہاں دال اپنی گلاتا ہے سہرا

UrduDost Library

عرب میں چُراتے ہیں جاکر جو بکری
انھیں ہیروہونڈا دلاتا ہے سہرا

ملاتا ہے دولھے کو جب یہ دولھن سے
تو سمجھو کہ گنگا نہاتا ہے سہرا

فرائض کی لادی لدے پیٹھ پر جب
اسے مسکرا کر اٹھاتا ہے سہرا

نہیں دَم کسی میں کہ اس کو چلائے
محبت کی گاڑی چلاتا ہے سہرا

جنھیں نام سے اس کے ہوتی ہے الجھن
ہنسی ان کی اکثر اڑاتا ہے سہرا

بچا کر رکھو زور کچھ بازوؤں میں
کہ یہ زور بھی آزماتا ہے سہرا

جو کمزور ہیں ان کا اللہ حافظ
بہت دھول ان کی اڑاتا ہے سہرا

نہ چلتا ہو جس دل پہ جادو کسی کا
اسی دل پہ جادو چلاتا ہے سہرا

بنے جو کوئی اس کے رستے میں روڑا
بغاوت کا جھنڈا اٹھاتا ہے سہرا

کرے چھیڑخانی یہ خلوت میں لیکن
ہو جَلوت اگر سر جھکاتا ہے سہرا

کسی کی یہ قیمت گھٹاتا نہیں ہے
سدا بھاو سب کا بڑھاتا ہے سہرا

جو بیٹھا ہو دولھا تو بہرِ سلامی
اشارے سے اس کو اٹھاتا ہے سہرا

پڑھیں کیوں نہ اس کا قصیدہ براتی
کہ ان کو پلاو کھلاتا ہے سہرا

ظفرؔ آگئی ہے بڑھاپے کی منزل
مگر آگ دل میں لگاتا ہے سہرا

S

(شگوفہ۔ستمبر ۲۰۰۴ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

محبت کی جس کو خماری لگے
بیاہی بھی اس کو کنواری لگے

ہوئی عمر ستّر بہتّر مگر
غرارے میں گوٹا کناری لگے

حقیقت تو یہ ہے کہ بادِ سموم
جوانی میں بادِ بہاری لگے

دھماکا نیا کوئی ہوگا ضرور
مجھے پانو دنیا کا بھاری لگے

جو بیٹھا ہے بگلا بھگت کی طرح
وہی ہم کو اصلی شکاری لگے

جو کھیلا ہلاکو نے چنگیز نے
وہ کھیل اب بھی دنیا میں جاری لگے

ادب میں بھی جاری خرید و فروخت
جسے دیکھو وہ بیوپاری لگے

سیاست میں ایسی اچھل کود ہے
کہ ہر ایک نیتا مداری لگے

یہ غربت یہ فاقوں کا اک سلسلہ
ہمیں تو یہ روزہ ہزاری لگے

ہماری رعونت بھی کیا چیز ہے
کہ یاروں کو وہ خاکساری لگے

جو سمجھے محبت کو اک چاکلیٹ
یقیناً ہوس کا پجاری لگے

نبھاؤں گا پکڑا ہے جب اس کا ہاتھ
کھٹارا لگے یا کھٹاری لگے

لگیں زہر ہم کو ظفؔر والدین
مگر اپنی دلہن دلاری لگے

S

UrduDost Library

ہم نے بھی جیون کا کاروبار کیا
تعریفوں کے پُل سے دریا پار کیا

دفتر میں کچھ کام کہاں اے یار کیا
پابندی سے صاحب کا دربار کیا

چار چونّی کر دی خرچ غریبوں پر
چار لاکھ کا دنیا میں پرچار کیا

بیماروں کو اچھّا کرتے خاک حکیم
جو اچھّے تھے ان کو بھی بیمار کیا

تہذیبوں کے محل بنے تھے صدیوں میں
کس نے ان کو لمحوں میں مسمار کیا

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دعوت کھائی پانچ ستارہ ہوٹل میں
مرحومہ اردو پر سے می نار کیا

تاکا جھانکی کرلی چار کتابوں کی
ایک مقالہ ہم نے بھی تیّار کیا

مکھّن بازی رنگ ہمیشہ لاتی ہے
اس نے ناہمواروں کو ہموار کیا

دنیاداری کیا ہے جب یہ جان گئے
دل میں تھا انکار مگر اقرار کیا

لوگ خفا ناحق تم سے ہو جائیں گے
یہ مت پوچھو کس نے ہم پروار کیا

روزہ رکھنا تھا دشوار نہیں رکھّا
سنّت ہے افطار ظفؔر افطار کیا

S

UrduDost Library

○

بھائی کی بھائی سے الفت دیکھ لی
ختم ہوتی گل کی نکہت دیکھ لی

کیوں رذیلوں کو نہ سینے سے لگائیں
جب شریفوں کی شرافت دیکھ لی

اب تو افواہیں بھی سچ ہونے لگیں
ہم نے ایسی بھی کرامت دیکھ لی

بکریوں کی میٹنگ پر سیمنار
اس میں تقریروں کی لذّت دیکھ لی

مفت میں ساری کتابیں بانٹنا
دیکھ لی اردو کی حالت دیکھ لی

ہو وہ ڈھاکا یا کراچی شہر ہو
اے مہاجر تیری ہجرت دیکھ لی

کس طرح انعام ملتا ہے یہاں
کس طرح ملتی ہے شہرت دیکھ لی

جو ہیں خدمت گار ملک و قوم کے
خوب ہم نے ان کی خدمت دیکھ لی

کیا کہوں کیا ہیں وکیل اور پیش کار
عدل دیکھا جب عدالت دیکھ لی

تم نے دیکھا ہی ابھی کیا ہے میاں
یہ جو کہتے ہو قیامت دیکھ لی

ہار آخر علم نے ہی مان لی
جہل کی جب استقامت دیکھ لی

حالِ دل اس باپ سے تو پوچھیے
جس نے بیٹے کی بغاوت دیکھ لی

جانتا ہوں کتنے پانی میں ہے تؤ
اے ظفؔر تیری ظرافت دیکھ لی

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

منافق چال چلنا چاہتے ہیں
وہ پھر مہرہ بدلنا چاہتے ہیں

حسد کا زہر ہے سینے میں تیرے
ہم اس پر مؤنگ دلنا چاہتے ہیں

جنھیں تم نے کبھی کچلا تھا پیارے
وہ اب تم کو کچلنا چاہتے ہیں

حسینوں کا جہاں میلہ لگا ہو
وہاں سارے پھسلنا چاہتے ہیں

جوانی میں کہاں تھے ہوش میں ہم
بڑھاپے میں سنبھلنا چاہتے ہیں

تماشاے ادب میں دیر کیوں ہے
کئی بندر اچھلنا چاہتے ہیں

خوشامد کا اثر ہونے لگا کیا
جو پتّھر تھے پگھلنا چاہتے ہیں

زیادہ فائدہ جس میں نظر آئے
ہم اس رستے پہ چلنا چاہتے ہیں

کرپشن نے بنائے ہیں جو سانچے
انھیں میں لوگ ڈھلنا چاہتے ہیں

ہمارا سر کوئی پکوان ہے کیا
کڑھائی میں وہ تلنا چاہتے ہیں

نہیں پانی کا جن میں ایک قطرہ
وہی چشمے ابلنا چاہتے ہیں

تعجب ہے ظفؔر اردو کے مُردے
ہمیں زندہ نگلنا چاہتے ہیں

S

UrduDost Library

پڑا تھا عقل پر پردا جو اکبؔر کے زمانے میں
ظفؔر مصرؤف ہے اب تک وہی پردا اٹھانے میں

مسلماں کرگئے اتنی ترقّی اس زمانے میں
کمانے سے زیادہ لطف ہے ان کو گنوانے میں

پڑا ڈاکہ مرے گھر میں پیَے فریاد جب پہنچا
ادھؤرا تھا جو ڈاکہ ہو گیا پؤرا وہ تھانے میں

پہن کر کابلی شلوار آیا تو لگا ہم کو
کہ جیسے کوئی بے چارا پھنسا ہو شامیانے میں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اگر ہوجائے اندازہ کہ دشمن ہم پہ بھاری ہے
بھلائی ہے وہاں سے دُم دبا کر بھاگ جانے میں

نظامِ وقت بدلیں گے نیا سورج نکالیں گے
وہی جن کو مزا آنے لگا ہے دُم ہلانے میں

یہی ملاّ کا شیوہ ہے یہی پنڈت کا پیشہ ہے
کہ ہیں مشغول دونوں قوم کا بھُرتا بنانے میں

جو دانا ہیں وہ کیوں گننے لگے ہیں جا کے پیڑوں کو
انھیں مصروف رہنا چاہیے بس آم کھانے میں

یہاں کوّوں کے شور وغل پہ ہی سب لوگ مائل ہیں
ظفؔر کی کوئی سنتا ہی نہیں نقّارخانے میں

S

دوماہی ''ظرافت'' بنگلور
جنوری۔فروری ۲۰۰۹ء

UrduDost Library

○

وہ مصلحت کی کھچڑیں کھلانے آئے ہیں
غزل کی چاہ میں زم زم پلانے آئے ہیں

تمام عمر جو سنّت کرا نہیں سکتے
وہی رسول کی سنّت نبھانے آئے ہیں

مشاعروں کے یہ گھُس پیٹھیے معاذاللہ
ادب کے نام پہ کھانے کمانے آئے ہیں

گدھا ادب کا زمانہ جنھیں سمجھتا ہے
وہ گھوڑے بن کے یہاں ہنہنانے آئے ہیں

اسی کے فیض سے لے جائیں گے نئی نظمیں
خوشامدوں کا چڑھاوا چڑھانے آئے ہیں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ جانماز کی سوغات جال ہے استاد
سخن کے چور ہیں کوّا پھنسانے آئے ہیں

عمل سے اپنے رلاتے رہے جو اردو کو
ظریف بن کے وہ ہنسنے ہنسانے آئے ہیں

یہ دُم ہلانا کبھی رائگاں نہیں جاتا
یہی تو سوچ کے وہ دُم ہلانے آئے ہیں

سخن کا جام پکڑنا جنھیں نہیں آتا
وہی شراب سخن کی پلانے آئے ہیں

چلے جو بس تو ہماری وہ جان لے لیں گے
جو آج ہم پہ دل و جاں لٹانے آئے ہیں

پڑا ظفرؔ سے جو پالا تو آئی نانی یاد
بہت اکڑتے تھے ہوش اب ٹھکانے آئے ہیں

S

UrduDost Library

○

جوان تھے تو دکھایا شباب کا جادوٗ
ڈھلی ہے عمر تو اب ہے نقاب کا جادوٗ

یہ اور بات بتیسی بھی ہوگئی رخصت
جگا رہے ہیں وہ لیکن خضاب کا جادوٗ

جَہالتوں سے کئی پشت سے ہے یارانہ
سمجھ میں آئے گا کیسے کتاب کا جادوٗ

نئے زمانے میں شیخِ حرم کماتے ہیں
دکھا کے روز عذاب و ثواب کا جادوٗ

نصابِ عشق کا شیدا ہر ایک طالبِ علم
سبھوں کے سر پہ چڑھا اس نصاب کا جادوٗ

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو بے حجابی ہی معیارِ زندگی ٹھہرے
اثر دکھائے گا کیسے حجاب کا جادوٗ

جو رام ہوں نہ کسی سے انھیں یہ رام کرے
عجیب شے ہے شراب و کباب کا جادوٗ

قلم کو زنگ لگا ہے زباں پہ تالا ہے
حضوٗر! کہتے ہیں اس کو خطاب کا جادوٗ

خود انقلابِ زمانہ کا ہو گئے وہ شکار
جگاتے پھرتے تھے جو انقلاب کا جادوٗ

ظفؔر تو بیٹھا ہے مٹّھی میں آفتاب لیے
چلے گا اس پہ بھی کیا ماہتاب کا جادوٗ

S

UrduDost Library

O

طلب کرتے رہے دنیا میں جو قرآن کا صدقہ
بروزِ حشر ان کو چاہیے ایمان کا صدقہ

معیشت کی ترقّی کا یہی فن ہم نے سیکھا ہے
کبھی خیرات لندن کی کبھی جاپان کا صدقہ

یہاں استاد انگلش بھوجپوری میں پڑھاتے ہیں
بٹا کرتا ہے ایسے علم کے عرفان کا صدقہ

وہی چالاک عاشق ہیں جو گھر سے بھاگ جاتے ہیں
کریں کب تک گوارا دوٗر سے مسکان کا صدقہ

وہ گنگا ہو کہ جمنا سب یہاں الٹی ہی بہتی ہیں
کہ اب ملنے لگا فرعون کو ہامان کا صدقہ

ہوئے ہیں ہم بھی مہمانوں میں شامل بن بلائے ہی
وہ دعوت کھائیں گے ہم کھائیں گے مہمان کا صدقہ

گزاری عمر ہم نے اس طرح دورِ گرانی میں
کہیں سے چائے خیراتی کہیں سے پان کا صدقہ

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ضرورت جب غزل کی ہو کہو استاد سے جا کر
عنایت کیجیے حضرت ہمیں دیوان کا صدقہ

ہتھیلی پر جمے سرسوں لگا دے جونک پتّھر میں
عجب تاثیر رکھتا ہے یہ دسترخوان کا صدقہ

اگر ہم سے کوئی کشمیر مانگے گا تو کہہ دیں گے
وزیرِ اعظم سے مانگو جا کے ہندستان کا صدقہ

الکشن میں دوبارہ جیت کر اترا نہ تو پیارے
یہ تیری جیت تو ووٹر کے ہے نسیان کا صدقہ

نظر آتی ہے مرزا داغؔ کی غزلوں میں جو شوخی
بقولِ ناقدِ اعظم ہے منّی جان کا صدقہ

خدا کی دین مت سمجھو کہ ہم زندہ سلامت ہیں
عنایت یہ کسی دادا کی ہے یا ڈان کا صدقہ

ملی اک نوکری اچھّی ملا استاد پاشا[1] سا
ظفرؔ کیا اور تم کو چاہیے سیوان کا صدقہ

S

(شگوفہ۔جنوری ۲۰۰۰ء)

(۱) جناب احمد جمال پاشا

UrduDost Library

○

تری ڈانٹ کھانے کی حد ہوگئی
کہ اب دُم دبانے کی حد ہوگئی

گرؤ کو ہی چیلا سمجھنے لگا
اسے آزمانے کی حد ہوگئی

جو اردؤ نہ جانے اسے دی غزل
یہ مرغا پھنسانے کی حد ہوگئی

وہ کہتے ہیں انسان ہم بھی تو ہیں
ہوائی اڑانے کی حد ہوگئی

گئے جب بھی چھے چھے مہینے رہے
یہ سسرال جانے کی حد ہوگئی

لطیفوں پہ ہنستے رہے باس کے
مصیبت اٹھانے کی حد ہوگئی

یہ مانا جراثیم عظمت کے ہیں
مگر کلبلانے کی حد ہوگئی

زمانے کا شکوہ ہر اک بات پر
میاں اس زمانے کی حد ہوگئی

سیاست میں آتے ہیں طوفان روز
یہ طوفاں کے آنے کی حد ہوگئی

کمیشن پہ تاؤت آنے لگے
کمیشن بھی کھانے کی حد ہوگئی

لٹیروں نے تھانے کو لوٹا ظفرؔ
پولس اور تھانے کی حد ہوگئی

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

عمر ہے دس سال لیکن عشق کا آزار ہے
درحقیقت باپ سے بیٹا کہیں ہشیار ہے

کس کو فرصت ہے یہاں جو دین کی باتیں کرے
وقتِ شب ہے، سارا گھر ہے اور وی سی آر ہے

بی بُلا کن میکسی میں رقص فرمانے لگیں
اب بھلا کیا شے ہے جمپر اور کیا شلوار ہے

اپنے گھر کو جو چلا سکتا نہیں ہے ٹھیک سے
قوم کا قائد وہ بننے کے لیے تیّار ہے

یا الٰہی قوم کے اُس قافلے کی خیر ہو
ہر بشر جِس قافلے کا قافلہ سالار ہے

UrduDost Library

پیش پھر کیوں ہر برس ہوتا ہے گھاٹے کا بجٹ
''دیس آگے بڑھ گیا'' سرکار کا پرچار ہے

حضرتِ داماد تو ہیں سائکل کے مستری
ان کی فرمایش نہیں کچھ صرف موٹرکار ہے

سرخیاں ہیں قتل کی اغوا زنا بالجبر کی
ایسا لگتا ہے پرانا روز کا اخبار ہے

ایک چپراسی نے بھی کوٹھی کھڑی کرلی یہاں
اپنے دفتر میں وہ صاحب کا شریکِ کار ہے

قہقہوں میں جس کے پوشیدہ نہیں آنسو ظفرؔ
بھانڈپن اس کی ظرافت بھانڈ وہ فن کار ہے

S

(شگوفہ۔نومبر ۱۹۸۸ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہیں در ہم کہیں ڈالر کہیں دینار کا جھگڑا
کہیں لہنگا کہیں چولی کہیں شلوار کا جھگڑا

وطن میں آج کل اِس ذات سے اُس ذات کو شکوہ
لگا ہونے کہیں اِس پار سے اُس پار کا جھگڑا

وہ مسجد ہو کہ مندر ہو ادب ہو یا سیاست ہو
وہی ہے جنگ کرسی کی وہی دستار کا جھگڑا

زمانے کی روِش سے کر لیا ہے سب نے سمجھوتا
کوئی معنیٰ نہیں رکھتا یہاں کردار کا جھگڑا

کسی کی ٹانگ ٹوٹے یا کسی احمق کا سر پھوٹے
اگر ہونے لگے ہشیار سے ہشیار کا جھگڑا

UrduDost Library

یہی انساں کھلونوں کے لیے بچپن میں لڑتا ہے
بڑے ہونے پہ کرتا ہے در و دیوار کا جھگڑا

یہ دنیاے محبت بھی انوکھی چیز ہے صاحب
کبھی انکار پر نالش کبھی اقرار کا جھگڑا

چھڑا جب ان کے گھر جھگڑا تو ان کی عقل چکرائی
جو سلجھاتے رہے تھے عمر بھر بازار کا جھگڑا

امیروں کی لڑائی میں کوئی لذّت نہیں ہوتی
مزہ آتا ہے جب ہو مفلس و نادار کا جھگڑا

اگر جاہل بنے عالم تو کر تایید تؤ اس کی
ظفؔر اچھا نہیں ہوتا ہے یہ بے کار کا جھگڑا

S

[روزنامہ راشٹریہ سہارا، پٹنہ
۲۷/مارچ ۲۰۰۷ء]

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جاننا چاہو اگر کیا ہے مزہ شمشیر میں
آ کے تم بندھ جاؤ پیارے عقد کی زنجیر میں

بوم کے سر پر ہما کا سایہ دیکھا خواب میں
دیکھیے نکلے ہے کیا اس خواب کی تعبیر میں

ہوش کی باتیں بلا سے ہوں نہ ہوں لیکن حضور
جوش ہوتا ہے غضب کا آپ کی تقریر میں

بھائی چارے کو بڑھانے لے کے نکلے رام رتھ
کیا کہے دنیا اسے ڈالے نمک جو کھیر میں

بن رہی ہیں لیڈروں کی کوٹھیوں پر کوٹھیاں
ذہن تعمیری ہے دلچسپی بھی ہے تعمیر میں

خوف کی تلوار سر پر بے یقینی کی فضا
ایسا لگتا ہے کہ ہم جیتے ہیں عہدِ میرؔ میں

S

(شگوفہ۔اگست ۱۹۹۱ء)

UrduDost Library

جو بھی گڑبڑ جھالا ہے — بول اسی کا بالا ہے
جیل میں اس کو بند کرو — داڑھی ٹوپی والا ہے
چلتا ہے یہ مذہب پر — آفت کا پرکالا ہے
ٹوٹ چکی ہیں دیواریں — پھر بھی گیٹ پہ تالا ہے
روکو ٹوکو مت اس کو — سالے کا وہ سالا ہے
کاش کوئی بنّی کہہ دے — یہ بنّا ہریالا ہے
تو اور میری غم خواری — دال میں شاید کالا ہے
سب کے دل میں ایک خیال — وہ برتر ہے بالا ہے
اس دعوے کو ثابت کر — تو افضل ہے اعلا ہے

تیرے قلم کی کاٹ ظفرؔ
جیسے دل میں بھالا ہے

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جو دیش واسیوں کو الٹا پڑھا رہے ہیں
ان کو ہی دیش واسی مالا پنھا رہے ہیں

خود ہی تھے جو مہاشے سب سے بڑے فسادی
بہرِ فساد زدگاں دھونی رما رہے ہیں

چشمِ فلک نے دیکھا بھگوان کے پجاری
گھر توڑ کر اسی کا ڈھولک بجا رہے ہیں

پگڑی کسی نے باندھی مالا کسی نے پہنی
سب اپنے اپنے ڈھب سے روزی کما رہے ہیں

پَودے ببول کے جو بوتے رہے ہمیشہ
بھر بھر کے ٹوکروں میں وہ آم کھا رہے ہیں

UrduDost Library

اَخلاق کا جنازہ تیّار ہو چکا ہے !!
کالج کے نوجواں ہیں کاندھا لگا رہے ہیں

والد نے کی اکٹھّا دولت شرافتوں کی
بیٹے بڑے سخی ہیں اس کو لٹا رہے ہیں

اربوں کا ہے گھوٹالا جس میں پھنسے ہیں حضرت
پھر بھی وطن پرستی ہم کو سکھا رہے ہیں

جب سے بہ طورِ لقمہ کرسی ملی ہے ان کو
پہلے وہ بھونکتے تھے اب دُم ہلا رہے ہیں

اردوٗ کی روٹیوں سے بھرتا ہے پیٹ جن کا
بچّوں کو پیٹ سے وہ انگلش پڑھا رہے ہیں

ہم ہیں بڑے مبصّر پڑھتے نہیں کتابیں
حکمت سے تبصرے کی گاڑی چلا رہے ہیں

کھا کر فریب سارے ووٹر ہوے سیانے
کوئی بھی ووٹ مانگے اس کو جِتا رہے ہیں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

فتووں کی یہ سیاست آخر کہاں رکے گی
اندھے بھی آج کل کے رستہ دکھا رہے ہیں

کوئی ہے دیوبندی کوئی بریلوی ہے
جو دین کی رگوں پر چھریاں چلا رہے ہیں

جب سے بلڈپریشر حضرت کا بڑھ گیا ہے
وہ مومنوں کو مشرک کافر بنا رہے ہیں

کب تک چلے گی ایسے مذہب کی ٹھیکے داری
ہے جوڑ کی ضرورت لیکن گھٹا رہے ہیں

موسم بدل گیا تو بدلا نظامِ گلشن
اب بلّیوں کو چوہے آنکھیں دکھا رہے ہیں

تم اپنی پاپ بیتی کب تک ظفؔر لکھو گے
اردو میں کتنے کوّے گنگا نہا رہے ہیں

S

UrduDost Library

○

تحفّظ کی ضمانت وہ ہمیں ہر بار دیتے ہیں
مگر موقع جو آتا ہے تو ڈنڈی مار دیتے ہیں

صَلائے عام ہے ہم کو بنا دے لکچرر کوئی
بڑھا کر اور کچھ ہم قیمتِ بازار دیتے ہیں

بَرہ کے گیت گانے سے پیا گھر آ نہیں سکتے
اسے کرتے ہیں ٹیلی فون یا پھر تار دیتے ہیں

قلم دانِ وزارت اس طرح تقسیم ہوتا ہے
جسے دھوتی کی حاجت ہو اسے شلوار دیتے ہیں

کرے وہ رابطہ ہم سے جسے کرنا ہو پی ایچ۔ڈی
کسی سے مال لے کر مال ہم تیّار دیتے ہیں

ضمیروں کی خریداری بھی اب کے تھوک میں ہوگی
صدا دن رات ہر کارے سرِ بازار دیتے ہیں

اُسے فٹ بال کے مانند قدموں سے اچھالے گا
وہ جس کے ہاتھ میں ہم قوم کی دستار دیتے ہیں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عرب کے فیض سے ایسی ہوئی پیسے کی ناقدری
کہ جو بے کار دؤلھا ہے اسے ہم کار دیتے ہیں

لہو کے داغ تم نے دھو دیے دامان و خنجر سے
ذرا دیکھو شہادت کیا درو دیوار دیتے ہیں

سیاہی کو سفیدی کی سند ہم دے نہیں سکتے
یہ پروانہ ادب کے سیٹھ ساہوکار دیتے ہیں

بڑے افسر کی شانِ افسری اس میں ہے پوشیدہ
کبھی جھڑکی لگاتے ہیں کبھی پھٹکار دیتے ہیں

ترقّی کے لیے ہم نے لیا تھا لون سرکاری
ترقّی ہوچکی اب بیچ کر گھر بار دیتے ہیں

بھلا قربان جائیں کیوں نہ ہم مغرب کے ملکوں پر
برائے امن ماتحتوں کو وہ ہتھیار دیتے ہیں

ظفؔر تم دشمنوں کے زخم پر مرہم لگاتے ہو
مگر وہ چوٹ جو تم کو تمھارے یار دیتے ہیں

S

UrduDost Library

○

آج وہ طاقت کہاں ہے حق میں جو باطل میں ہے
آج چوہا شیر ہے جو شیر تھا وہ بِل میں ہے

شاعرِ مشرق تو کہتے ہیں کہ موجوں سے لڑو
قوم کہتی ہے سکوں تو دامنِ ساحل میں ہے

جس نے باپو کا قصیدہ کل پڑھا تھا منچ پر
سرنگوں وہ آج ناتھو رام کی محفل میں ہے

ہم بھی ہفتے میں پڑھا کرتے ہیں تفریحاً نماز
قدر مذہب کی ابھی باقی ہمارے دل میں ہے

شہر میں میرے کسی کی مانتا کوئی نہیں
اک یہی خوبی یہاں عالم میں ہے جاہل میں ہے

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میرا بیٹا کیوں پڑھے اردو کی نظمیں، بولیے
وہ مزا اُن میں کہاں جو "جیک" میں ہے "جِل[1]" میں ہے

مصلحت کا جو تقاضہ ہے وہ کہتی ہے زباں
آپ کا طرزِ عمل کہتا ہے وہ جو دل میں ہے

علم میں جس کے نہاں ہیں جَہل کی گہرائیاں
دیکھیے اس کا شمار اب ناقدِ کامل میں ہے

چاہیے ٹی وی بھی اس کو اور اے۔سی کار بھی
کیوں کہ اب بیٹا مرا دربان شوگر مل میں ہے

ڈگریاں ہاتھوں میں لے کر پھر رہی ہے در بدر
ایک پوری نسل ہی دُردُر میں ہے بِل بِل[2] میں ہے

کیوں نہ ان کی منصفی کی داد دوں میں اے ظفرؔ
جب یہاں مقتول ہی شامل صفِ قاتل میں ہے

S

(۱) Jack and Gill (ایک انگریزی نظم)

(۲) دُردُر بِل بِل ہونا-حقارت کے ساتھ بھگایا جانا

UrduDost Library

○

ہمارے ملک کے لیڈر ہیں بے مثال ظفرؔ
بدن پہ جن کے ہے گینڈے سی موٹی کھال ظفرؔ

وہ رشوتوں کے سمندر میں ڈبکیاں ماریں
مگر نہ بھیگے کبھی ان کا کوئی بال ظفرؔ

وہ اور دَور تھا ہوتا تھا دال میں کالا
یہ اور دَور ہے کالے ہی میں ہے دال ظفرؔ

پکڑنے آئی ہے وارنٹ لے کے اس کو پولس
گذشتہ سال ہوا جس کا انتقال ظفرؔ

ہڑپ لو کچھ بھی جو ٹوکے کوئی تو یہ کہہ دو
کہ "آستھا" کا ہماری ہے یہ سوال ظفرؔ

جو کر رہے ہیں یہاں فکر و فن کی دلّالی
بنے ہوئے ہیں ادب میں وہ باکمال ظفرؔ

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جہاں مریض کے مرنے کا نظم ہو سارا
اسے ہی کہتے ہیں سرکاری اسپتال ظفؔر

ہوا لگی نہ کبھی کوچۂ محبت کی
مگر غزل میں وہی ہجر اور وصال ظفؔر

کتاب لکھنے چلے ہو تو یہ خیال رہے
قلم قلم ہے نہیں پھاوڑا کدال ظفؔر

بھنور میں ہزل کی کشتی تو جاکے ڈوب گئی
سفینہ نظم کا دریا میں جلد ڈال ظفؔر

وہ کل تھی ساتھ مرے آج دوسروں کے ہے
خوشی کسی کی نہیں ہے وہ ہے چھنال ظفؔر

یہاں کمال کی ہوتی نہیں ہے قدر میاں
لپیٹ کر ہی رکھو اپنا ہر کمال ظفؔر

اڑی ہے چاروں طرف شہرتوں کی گرد ضرور
میں بچ گیا ہوں مگر اس سے بال بال ظفؔر

S

○

گا رہے ہیں ہم ترانہ پیٹ کا
آیئے سُنیے فسانہ پیٹ کا

سر عقیدت سے جھکاتے ہیں سبھی
ہے مقدّس آستانہ پیٹ کا

جس قدر پھیلایئے پھیلے گا وہ
ہے انوکھا شامیانہ پیٹ کا

توند کہتے ہیں جسے ہر خاص و عام
وہ تو ہے نقّارخانہ پیٹ کا

عاشقی تیری دھری رہ جائے گی
جب پڑے گا تازیانہ پیٹ کا

چور ڈاکو کا جسے خطرہ نہیں
وہ خزانہ ہے خزانہ پیٹ کا

دوٗر رہتا ہے سدا ہڑتال سے
کیوں ہمارا کارخانہ پیٹ کا

آشیانہ یار کا مل جائے گا
پہلے ڈھونڈو آشیانہ پیٹ کا

دوستی کی ہیں کئی قسمیں مگر
سب سے افضل دوستانہ پیٹ کا

ان کے آنے سے ہے لرزاں میزبان
ہے تعارف غائبانہ پیٹ کا

بھوکے بچّے پوچھتے ہیں باربار
کب بجے گا شادیانہ پیٹ کا

حلق تک کھا کر یہ پنڈت نے کہا
دیجیے اب مختانہ پیٹ کا

بھیج کھانے کے اولمپک میں اسے
وہ ہے دنیا میں یگانہ پیٹ کا

پیٹ پوجا میں ظفؔر مصروف ہے
کیا کرے جب ہے زمانہ پیٹ کا

S

(شگوفہ۔فروری ۲۰۰۰ء)

www.urdudost.com

UrduDost Library

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دلوں کی یہ کھائی سلامت رہے
لگائی بجھائی سلامت رہے

سدا لہلہائے گی فتنوں کی فصل
تری رہنمائی سلامت رہے

بہت بلّیاں ہیں یہ ممکن نہیں
ادب کی ملائی سلامت رہے

اگر ذبح ہوتی ہے اردؤ تو ہو
مگر ہر قصائی سلامت رہے

بکے تیرا گھر بار کچھ غم نہیں
مری پائی پائی سلامت رہے

گناہوں کی دعوت ہی جب عام ہو
تو کیوں پارسائی سلامت رہے

وہ بھائی ہے پھر بھی نہیں چاہتا
کوئی اس کا بھائی سلامت رہے

وہ کہتے ہیں اپنا قلم بیچ کر
قلم کی لڑائی سلامت رہے

جو شیطان ہے کیسے چاہے گا وہ
خدا کی خدائی سلامت رہے

جہنّم میں جائے تو جائے وطن
ہماری کمائی سلامت رہے

بجھے گی بھلا کیسے نفرت کی آگ
تمھاری سلائی سلامت رہے

کمانے کی مجھ کو ضرورت ہو کیوں
مرا گھر جمائی سلامت رہے

گئیں اہلیہ اپنے میکے تو کیا
مرے گھر کی دائی سلامت رہے

بنایا جو عظمت کا اس نے ظفرؔ
محل وہ ہوائی سلامت رہے

UrduDost Library

نام سے گاندھی کے چڑ ہے بَیر آزادی سے ہے
نفرتوں کی کھاد ہیں الفت مگر کھادی سے ہے

عالموں کا علم سے وہ ربط ہے اس دَور میں
ربط دھوبی کے گدھے کا جس طرح لادی سے ہے

خوابِ غفلت سے وہی نسبت ہے میری قوم کو
عاشقوں کا جو تعلّق دل کی بربادی سے ہے

شوہروں سے بیبیاں لڑتی ہیں چھاپہ مار جنگ
رابطہ ان کا بھی کیا کشمیر کی وادی سے ہے

دیکھنا ہے اب یہی دیتا ہے کس کو کون مات
سامنا جنتا کا پھر کرسی کے فریادی سے ہے

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جیسے صیّادوں کو صیّادی سے رہتی ہے غرض
کام استادوں کو ویسے اپنی استادی سے ہے

باپ دادا کے ہی نسخے میں ہے اپنی بھی شفا
ہم کو دیرینہ تعلّق خانہ دامادی سے ہے

شرم سے ہوتا نہیں ہے واسطہ بے شرم کو
جو مخنّث ہو اسے کیا واسطہ شادی سے ہے

دوستوں کی دوستی دیکھی ہے جب سے اے ظفرؔ
عشق ویرانے سے ہے تو وحشت آبادی سے ہے

S

(شگوفہ۔دسمبر ۲۰۰۰ء)

UrduDost Library

○

فن کے آداب سے مانا ابھی انجان ہوں میں
فیض استاد کا ہے صاحبِ دیوان ہوں میں

کام شیطان کا کرتا ہوں تو حیرت کیا ہے
ناک نقشے سے تو لگتا ہے کہ انسان ہوں میں

باپ دادا نے پڑھی ہوتی تو میں پڑھتا نماز
گوشت کھاتا ہوں کھلاتا ہوں مسلمان ہوں میں

میں تو رشوت کی کمائی کی بھی دیتا ہوں زکات
صاحبِ دین ہوں میں صاحبِ ایمان ہوں میں

طالبِ دل ہے کوئی، کوئی جگر کا طالب
ایسا لگتا ہے کہ قصّاب کی دوٗکان ہوں میں

جو سنایا نہ گیا وہ ہے فسانہ میرا
جو لڑایا نہ گیا ہو وہی رؤمان ہوں میں

بات کیا خوب منسٹر سے کہی پی۔اے نے
تو ہے فرعون مرا اور ترا ہامان ہوں میں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لوگ یوں ہنس کے مجھے ٹال دیا کرتے ہیں
جیسے سرکار کا بھیجا ہوا فرمان ہوں میں

حال ہے میرا وہی حال جو اردو کا ہے
چاے کے کوزے میں اٹھتا ہوا طوفان ہوں میں

گھر میں نوکر سے زیادہ نہیں اوقات مری
گھر کے باہر مجھے دیکھو تو شریمان ہوں میں

ڈینگ ہانکوں گا یو ایس اے سے بلاوا آیا
وھائٹ ہاؤس میں جو ٹھہرے گا وہ مہمان ہوں میں

مسخرہ قصرِ ظرافت میں گھسے گا کیسے
اس سے کہہ دو کہ اسی قصر کا دربان ہوں میں

خاکساری ہے مری سر کو جھکائے رکھنا
سر اٹھا دوں جو کبھی جنگ کا اعلان ہوں میں

میرے استادِ سخن ثاقبؔ[1] و کوثرؔ[2] ہیں ظفرؔ
فیضِ پاشا[3] ہے ظرافت کی اگر کان ہوں میں

(شگوفہ۔نومبر ۲۰۰۰ء)

S

(۱) ڈاکٹر شہاب الدین ثاقب (۲) جناب کوثر سیوانی
(۳) جناب احمد جمال پاشا

UrduDost Library

○

مغرب کی ہو رہی ہے اذاں وقتِ شام ہے
ٹی وی کے گرد یاروں کا کیا ازدحام ہے

دربار جس کا سجدہ گہہِ خاص و عام ہے
اس کا ہی نام نقد علیہ السّلام ہے

مارے گئے ہزاروں جلے گھر بھی سیکڑوں
''قابو میں آتھتی ہے'' یہ تکیہ کلام ہے

اشراف ہیں ذلیل کرشمہ تو دیکھیے
کھُل کھیلتا ہے جو وہی عالی مقام ہے

اپنی غرض پھنسی ہو پڑے جس سے کوئی کام
آداب بھی اسی کو اسی کو سلام ہے

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آہی گئی ہیں خیر سے جب اپنی اہلیہ
پھر میرے والدین کا کیا گھر میں کام ہے

گزری ہے زندگی جو کئی سال جیل میں
پھر آپ کی بزرگی میں کس کو کلام ہے

ڈھونڈا بہت ملا نہ کہیں کوئی مقتدی
جس سے ملو اسی کو گمانِ امام ہے

کیا حال مفلسوں کا ظفؔر پوچھتے ہو تم
ان کا تو ہر مہینہ ہی ماہِ صیام ہے

S

(شگوفہ۔جنوری ۱۹۹۰ء)

UrduDost Library

○

دورِ نَو کہتے ہیں جس کو دورِ ہُلّڑ واد ہے
ہر کوئی اوُدھم مچانے کے لیے آزاد ہے

پھاوڑے کا نام سن کر جس کی ٹل جاتی ہے ناف
اس کا یہ دعوا ہے وہ اس دَور کا فرہاد ہے

عمر نافرمانیوں میں جن کی ساری کٹ گئی
ان کو شکوہ ہے کہ ان کی ناخَلَف اولاد ہے

اپنی شادی میں سُسَر کا گھر رَہَن رکھوا دیا
جب ہوئی بیٹی سیانی لب پہ کیوں فریاد ہے

کیسی شاگردی کہاں کا علم کیسا رعب داب
آج ہر شاگرد ہی استاد کا استاد ہے

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دشمنوں کا اس لیے کرتے نہیں کوئی گلہ
ہم کو اپنے دوستوں کی مہربانی یاد ہے

ان کو فرصت ہی نہیں آخر پڑھیں کیسے نماز
عُرس ہے، جلسہ ہے، بزمِ عقد ہے، میلاد ہے

روندتے جس کو چلے جاتے ہو بے فکری سے تم
دیکھو قدموں کی طرف وہ غیرتِ اجداد ہے

آلِ ابراہیم کو جائے اماں ملتی نہیں
اِس طرف نمرود ہے اور اُس طرف شدّاد ہے

اے ظفرؔ الفت نہ ہو کیوں مجھ کو رانی پور سے
میری نظروں میں یہ بستی مصر ہے بغداد ہے

S

(شگوفہ۔جنوری فروی ۱۹۹۶ء)

UrduDost Library

○

بھلا ڈھونڈے ملیں گے آسمانوں میں زمینوں میں
رہیں اشراف بن کر زندگی بھر جو کمینوں میں

یدِ بیضا کے دھوکے میں کہیں تم بھی نہ آجانا
ذرا نظریں بچا کر جھانک لینا آستینوں میں

چلا ہے اس قدر بزنس مرے تعویذ گنڈے کا
گھرا رہتا ہوں صبح و شام میں زہرہ جبینوں میں

کرشمے دیکھ بیوٹی پارلر کے سِن ہے ستّر کا
شمار اب ہورہا ہے اُن کا کم سِن نازنینوں میں

یہاں اسکولی بچّے کرتے ہیں آپس میں وہ باتیں
جنھیں بالغ بھی سن کر ڈوب جاتے ہیں پسینوں میں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سوائے بھینس کے کوئی سواری آ نہیں سکتی
مری بستی میں آئیں آپ بارش کے مہینوں میں

لگا کر گوند بیٹھے ہیں نہ چھوڑی ہے نہ چھوڑیں گے
وزیرِ محترم شامل ہیں ان کرسی نشینوں میں

خوشی ان کو اسی کی ہے دماغوں میں اجالا ہے
ہمیں اس بات کا غم ہے کہ تاریکی ہے سینوں میں

رشید احمد[۱]، ضمیرِ جعفری[۲]، مشتاق[۳] اور خواجہ[۴]
ظفر اقرار کرتو بھی ہے ان کے خوشہ چینوں میں

(شگوفہ۔اپریل ۱۹۹۶ء)

S

(۱) رشیداحمدصدیقی
(۲) سیدضمیرجعفری
(۳) مشتاق احمد یوسفی
(۴) مشفق خواجہ

UrduDost Library

○

آپ نکلے ہیں ڈھونڈنے انسان — جان کرتے ہیں مفت میں ہلکان
کیا ادائیں ہیں کیا ترنّم ہے — مرغیاں جیسے دے رہی ہوں اذان
بال و پر بھی نہیں اگے جن کے — بھر رہے ہیں ادب میں اونچی اڑان
شعر کہنا مرے لیے دشوار — شعر بکنا ترے لیے آسان
صبح کرتی ہے صلح کی باتیں — شام کرتی ہے جنگ کا اعلان
زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں — جیسے یہ بھی ہو لیڈروں کا بیان
تیری داڑھی نہ جرم ہو تیرا — ہو نہ جائے کہیں ترا چالان
آرزوٗ چین سے ہے جینے کی — قبر میں لے کے جایئے ارمان
جب جواں تھے مریضِ نسواں تھے — اب بڑھاپے میں ہو گیا نسیان

ہضم تجھ کو ظفر نہیں ہوگا
کھا نہ پیارے زبان کا پکوان

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وفاداری ہوئی رخصت جو تھی شیخ و برہمن میں
مگر پینگیں بڑھی ہیں مصلحت سے رام راون میں

یہاں برسات میں بھی ویڈیو، ٹی وی کا چرچا ہے
ہوئے رخصت وہ دن پڑتے تھے جھولے جب کہ ساون میں

ہوئے بچّے سبھی دس سال ہی میں عاقل و بالغ
عجب جادو بھرا ہے سامری نے دَور درشن میں

وہ کہتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں آزاد رہتے ہیں
کہ ہم بندھ ہی نہیں سکتے کبھی مذہب کے بندھن میں

ترقّی کا زمانہ ہے محبت نے ترقّی کی
کھڑی ہوتی ہیں دیواریں نئی ہر روز آنگن میں

بتاؤں حال کیا تم کو پرستارانِ مشرق کا
پھنسا ہے ذہن پیرس میں تو دل الجھا ہے لندن میں

S

(شگوفہ۔اگست ۱۹۹۱ء)

UrduDost Library

گر رذیلوں سے رسم و راہ نہیں
شہر میں پھر کہیں پناہ نہیں

کون سا سر ہے جو سلامت ہے
کون سی جاں ہے جو تباہ نہیں

جاگتے سوتے ذکر ڈالر کا
لب پہ بھولے سے لا الٰہ نہیں

کام لیجے نہ گر سیاست سے
اپنے گھر میں بھی اب نباہ نہیں

مَوت کا رقص سب نے دیکھا تھا
وقت پر ایک بھی گواہ نہیں

بادشاہت بھی دیکھ لی ایسی
جس میں سب کچھ ہے بادشاہ نہیں

علم ہی کی طرح جَہالت بھی
وہ سمندر ہے جس کی تھاہ نہیں

لوگ کارِ ثواب کیسے کریں
جب گنہ ہی یہاں گناہ نہیں

اب اچھالیں گے کیا وہ سر کے سوا
سر پہ پگڑی نہیں کلاہ نہیں

ہے ظرافت ظفؔر کچھ اور ہی شَے
یہ فقط واہ واہ واہ نہیں

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سازشیں تقدیر سے کیں جب مری تدبیر نے
تب مجھے قیدی بنایا عقد کی زنجیر نے

حکمراں بھی مجھ سے راضی اور اپوزیشن بھی خوش
وہ سکھایا گُر مجھے میرے سیاسی پیر نے

کچھ ہوئے نارنگیے کچھ ہو گئے فاروقیے
یہ تماشا بھی دکھایا ہے ادب کی کھیر نے

اپنی محبوبہ کو لے کر ہو گیا گھر سے فرار
عصرِ نَو میں کی ترقّی عاشقِ دلگیر نے

جان دے دی عشق میں ہم کس قدر نادان تھے
عالمِ برزخ میں رانجھے سے کہا یہ ہیر نے

چمچگی اپنی جگہ اپنی جگہ کفگیریت
جو نہ چمچے سے ہوا اس کو کیا کفگیر نے

عالم بالا میں جب پہنچا ظفر میرا کلام
داد دی غالب نے، سودا نے، سخن کے میر نے

UrduDost Library

کیا کچھ دوستوں نے یوں مرا سمّان ہولی میں
کرایا گھول کر گوبر مجھے اشنان ہولی میں

لڑانے کے لیے نکلے تھے وہ رؤمان ہولی میں
بچارے کا پولس نے کر دیا چالان ہولی میں

محبت کا کہاں ہوتا ہے یوں ایمان ہولی میں
کھڑا ہے گیٹ پر کیوں کابلی دربان ہولی میں

کلیجہ پھٹ گیا شاعر کا نکلی جان ہولی میں
چرا کر لے گیا اس کا کوئی دیوان ہولی میں

جدھر دیکھو ادھر میلہ ہی میلہ ہے حسینوں کا
بچا کر کس طرح رکھّے کوئی ایمان ہولی میں

اگر رنگوں کی پچکاری وہ مجھ پر مار دے ہنس کر
کروں اس شوخ پر مَیں جان بھی قربان ہولی میں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دلوں کی آگ ہو یا پیاس نظروں کی بجھیں دونوں
فقط ہے فائدہ ہوتا نہیں نقصان ہولی میں

امیدوں کے سہارے ہم گلے ملنے کو آئے ہیں
نبھاؤ رسم دنیا کی کرو احسان ہولی میں

کدھر جاتی ہے یہ بدمست ٹولی نوجوانوں کی
بنے گا کس کا گھر ہُڑدنگ کا میدان ہولی میں

رہوگے بند تم کمرے میں بھی تو بچ نہ پاؤگے
کھلا جو رہ گیا غفلت سے روشن دان ہولی میں

پتے کی بات کہتا ہوں گرہ میں باندھ لو پیارے
اسی میں ہوشیاری ہے بنو نادان ہولی میں

ضروری ہے پلانا اور پینا بھنگ کا شربت
یہی نشّہ ہر اک مشکل کرے آسان ہولی میں

اسے چھت پر جو دیکھا تو بجا دی زور کی سیٹی
وصؤلا جا رہا ہے مجھ سے کیوں تاوان ہولی میں

UrduDost Library

خدا کی شان ہے یہ بھی کہ ہے عالم بڑھاپے کا
مگر دل میں جوانی کا اٹھا طوفان ہولی میں

مرے گالوں پہ ہونٹوں سے گُلال اس نے لگایا ہے
بڑی مدّت پہ نکلے ہیں مرے ارمان ہولی میں

جسے ہو شوق ہولی کھیلنے کا شوق سے کھیلے
ہمیں تو پیٹ بھر کر چاہیے پکوان ہولی میں

گرانی کا اثر ہے یا بخالت کا کرشمہ ہے
کھلا کر لوگ ٹرخانے لگے اب پان ہولی میں

ظفؔر دُبکا پڑا رہتا ہے رانی پور میں دن بھر
کبھی بھولے سے وہ جاتا نہیں سیوان ہولی میں

S

(شگوفہ۔مارچ ۱۹۹۹ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تم شرافت کی بات کرتے ہو — کیوں حَماقت کی بات کرتے ہو
پیار کی داستان ذکرِ وفا — پھر شرارت کی بات کرتے ہو
آگ پہلے لگا گئے دل میں — اب رفاقت کی بات کرتے ہو
روز سر سے مرے گزرتی ہے — جس قیامت کی بات کرتے ہو
میری بے چارگی سے کھُل کھیلے — اب ندامت کی بات کرتے ہو
مانگا اپنا جو حق تو وہ بولا — کیوں بغاوت کی بات کرتے ہو
گھر کی بنیاد رکھ کے پانی پر — استقامت کی بات کرتے ہو
ذہن بدلے گا دل بھی بدلیں گے — کس کرامت کی بات کرتے ہو
تم دکھاؤ گے اس کو آئینہ — کیوں عداوت کی بات کرتے ہو
ٹوکنا چاہتے ہو ظالم کو — اپنی شامت کی بات کرتے ہو
عالموں کی جَہالتیں؟ توبہ — کیا جَہالت کی بات کرتے ہو

UrduDost Library

توڑ کر خود ہی کیوں حیا کی حد — تم خجالت کی بات کرتے ہو
زہر کا جام جب پلانا ہے — کیوں حلاوت کی بات کرتے ہو
جن کے رستے میں کھودتے ہو کنواں — ان سے چاہت کی بات کرتے ہو
تخت و کرسی پہ کون قابض ہیں — کس لیاقت کی بات کرتے ہو
جن کی ٹھوکر میں تاج ہیں ان سے — بادشاہت کی بات کرتے ہو
زندگی کا نصاب ہے پیارے — کیوں فراغت کی بات کرتے ہو
تم تو جدّت پسند ہو بھائی — کب روایت کی بات کرتے ہو
مقتدی ہی یہاں نہیں ملتے — کس امامت کی بات کرتے ہو
وہ بناتی ہے روز مہنگائی — جس حجامت کی بات کرتے ہو
مسخرہ ہے مشاعرے کا وہ — کیوں ظرافت کی بات کرتے ہو

کیسے احمق ہو خائنوں سے ظفرؔ
تم امانت کی بات کرتے ہو

S

(شگوفہ۔جنوری۲۰۰۹ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہمیشہ روس و امریکا کی انگلستان کی باتیں
ظفؔر جب تم ہو سیواں میں کرو سیوان کی باتیں

عمل ایسا کہ جس کو دیکھ کر دوزخ بھی شرمائے
مگر ہونٹوں پہ ہیں باغِ ارم رضوان کی باتیں

دماغوں کا ہنر کہیے اجل کے ہیں جو سوداگر
وہی اسٹیج سے کرتے ہیں جیون دان کی باتیں

پٹاخے کی دھمک سے شاعرِ اعظم لرزتے ہیں
مگر اشعار میں دارو رسن زندان کی باتیں

انھیں ہی گولڈ میڈل مل گیا آخر حَماقت کا
سناتے تھے ہمیشہ جو ہمیں لقمان کی باتیں

UrduDost Library

وہی بھگوان کی مؤرت چرا کر لے گئے جن کی
زباں تھکتی نہ تھی کرتے ہوئے بھگوان کی باتیں

غزل کے نام پر تُک بندیاں ہیں جن کے کھاتے میں
وہی کرتے ہیں سب سے آج کل دیوان کی باتیں

کروڑوں کی رقم چھاپے میں اک گھر سے نکلتی ہے
یہ سلطاں کی نہیں، ہیں خادمِ سلطان کی باتیں

بھروسے پر خدا کے چل رہا ہے ایک مدّت سے
سناؤں آپ کو کیا اور ہندستان کی باتیں

اصولوں پر ظفؔر چلتا ہے چلنے دو اسے چھوڑو
کہو کچھ اور کیوں کرتے ہو اس نادان کی باتیں

S

(شگوفہ۔جنوری،فروری ۱۹۹۷ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سمجھ رہے ہو جسے تم خزاں رسیدہ ہے
وہی تو ایک یہاں گرگِ باراں[1] دیدہ ہے

پھنسی ہے گوٹ کہیں مہربان کی میرے
یہی سبب ہے زباں پر نیا قصیدہ ہے

ملی ہیں غیروں کو گھی کی مٹھائیاں کیا کیا
بغیر گُڑ کا مرے واسطے ملیدہ ہے

ہوا ہے بارِ جوانی سنبھال سے باہر
جواں تو ہیں مگر ان کی کمر خمیدہ ہے

(۱) الف ضرورتِ شعری کے تحت گرایا گیا ہے۔

UrduDost Library

ہوئی ہے گھر کی ہمارے عجیب صورتِ حال
کہ کچھ ہوا بھی نہیں ہے مگر کشیدہ ہے

ہر ایک سنگِ ملامت کا رخ ہے میری طرف
سوائے میرے ہر اک شخص برگزیدہ ہے

پہن کے تاج جو بیٹھا ہے حکمرانی کا
یقین مانیے وہ میرا خوں چشیدہ ہے

سنبھل کے رہنا یہاں پگڑیاں اچھلتی ہیں
امیرِ شہر بہت ہی دہن دریدہ ہے

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اگر اغیار باندھے علم کی دستار بیٹھے
تو ہم ہاتھوں میں لے کر جَہل کی تلوار بیٹھے ہیں

گزارا دِن جنھوں نے ہوٹلوں میں چائے خانوں میں
وہی تو شام کو گھر میں لیے افطار بیٹھے ہیں

تِلک کی ہجو پڑھتے ہیں وہی اسٹیج پر چڑھ کر
جو بیٹے کے تِلک میں لے کے موٹر کار بیٹھے ہیں

چھُرے کے زور پر ایم۔اے کی ڈگری لے تو لی لیکن
کئی برسوں سے گھر پر بن کے مکھّی مار بیٹھے ہیں

مرے گھر کے بجٹ کا بھی پلیتھن جلد نکلے گا
کبھی مہماں پدھارے ہیں کبھی کچھ یار بیٹھے ہیں

UrduDost Library

ہزاروں کارخانے روز کھلتے ہیں محبت کے
مگر یہ اپنی قسمت ہے کہ ہم بے کار بیٹھے ہیں

شرافت دُم دبا کر کیوں نہ بھاگے جب یہاں سارے
رَذالت کا کفن باندھے ہوے تیّار بیٹھے ہیں

کرو کچھ اور باتیں ذکر کیرکٹر[1] کا مت چھیڑو
تمھاری بزم میں سب ''صاحبِ کردار'' بیٹھے ہیں

ظفرؔ ہم ان کے گھر جائیں تو آخر کس طرح جائیں
کہ ان کے گیٹ پر بلڈاگ دو خوں خوار بیٹھے ہیں

S

(۱) Character

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

اپنی ہستی کا نگہبان سمجھ بیٹھے ہیں
مال و دولت کو وہ بھگوان سمجھ بیٹھے ہیں

چال میں ایسی رعونت کہ الٰہی توبہ
آدمی ہونا بھی آسان سمجھ بیٹھے ہیں

چار پیسے جو ہوئے اپنی حقیقت بھولے
خود کو وہ حاکم و سلطان سمجھ بیٹھے ہیں

مل گئی ہے جو کہیں سے انھیں بوسیدہ بیاض
اس کو وہ اپنا ہی دیوان سمجھ بیٹھے ہیں

ناز ہو کیوں نہ انھیں اپنی خِرد مندی پر
خار زاروں کو گلستان سمجھ بیٹھے ہیں

UrduDost Library

زندگی لاکھ گراں مایہ سہی پھر بھی اسے
لوگ عاشق کا گریبان سمجھ بیٹھے ہیں

اٹّھا ہے جَہْلِ مرکّب سے خمیر ان کا مگر
قوم کا خود کو حُدی خوان سمجھ بیٹھے ہیں

اس عقیدت سے لیا کرتے ہیں رشوت جیسے
اس کو اللہ کا فرمان سمجھ بیٹھے ہیں

نام رکھّا ہے ظفؔر بوفے ڈنر دنیا نے
ہم اسے لوٹ کا سامان سمجھ بیٹھے ہیں

S

(شگوفہ۔مارچ ۱۹۹۶ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

○

ہر ایک دل میں یہ رنگِ خیال دیکھتے ہیں
کہ ایک دوٗجے کی پگڑی اچھال دیکھتے ہیں

وہ بے حسی ہے کہ اپنی شناخت بھی کھوکر
نہ کوئی غم ہی نہ کوئی ملال دیکھتے ہیں

پکڑ کے انگلیاں چلنا جنھیں سکھایا تھا
وہ لوگ آج ہماری مجال دیکھتے ہیں

نشہ سوار ہے ڈالر کا علم سے غافل
ترے عروٗج میں تیرا زوال دیکھتے ہیں

نئی نویلی دلھن مثلِ بیوہ ہند میں ہے
میاں سعوٗدی عرب میں ریال دیکھتے ہیں

UrduDost Library

ادب کے نام پہ خیرات بٹنے والی ہے
ٹپک رہی ہے جو ہر منہ سے رال دیکھتے ہیں

تھرک رہے ہیں وہ بوڑھے ہوں یا کہ بچّے ہوں
گھروں میں ٹی وی کا کیا کیا کمال دیکھتے ہیں

جو قدریں جاں سے زیادہ عزیز ہوتی تھیں
قدم قدم پہ انھیں پاے مال دیکھتے ہیں

اٹھا رہے ہیں جو انگلی ہمارے ماضی پر
بتایئے وہ کبھی اپنا حال دیکھتے ہیں

میاں ظفؔر بھی عجب شے ہیں اس زمانے میں
معاملے میں حرام و حلال دیکھتے ہیں

S

(شگوفہ۔مارچ ۱۹۹۴ء)

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دماغوں میں جو بیٹھی ہے وہ عیّاری نہیں جاتی
دوائیں فیل ہو جاتی ہیں بیماری نہیں جاتی

سرایت کرگئی فرقہ پرستی خوٗں میں کچھ ایسے
لگاؤ لاکھ ٹیکا یہ مہاماری نہیں جاتی

فقط اسٹیج سے کرتے ہیں وہ باتیں محبت کی
اداکاروں کی یہ خوے اداکاری نہیں جاتی

بھلا ہو بی سیاست کا ریزرویشن کے چکّر میں
پڑھے لکّھے جو ہیں ان کی ہی بے کاری نہیں جاتی

جنھیں لت پڑ چکی ہے قوم کو احمق بنانے کی
کریں وہ لاکھ توبہ ان کی ہشیاری نہیں جاتی

ظفؔر حالات کیسے موڑ پر لے آئے ہیں ہم کو
جو بھوٗلے سے بھی دل خوش ہو تو بے زاری نہیں جاتی

S

UrduDost Library

آؤ سے می نار کی باتیں کریں
بیٹھ کر بے کار کی باتیں کریں

جل گئیں جب کھیتیاں کس منہ سے ہم
ابرِ گوہر بار کی باتیں کریں

دفتروں میں روز ہی اتوار ہے
آپ بھی اتوار کی باتیں کریں

جن کے خرّاٹے جگاتے ہیں ہمیں
ایسے چوکی دار کی باتیں کریں

ڈاکٹر دیکھیں مریضِ عشق کو
اور کالازار کی باتیں کریں

جس جگہ انعام کی بولی لگے
کیوں نہ اس بازار کی باتیں کریں

قافلے میں جو لٹے ہم ان سے آج
قافلہ سالار کی باتیں کریں

ہم کو اب کرنا ہے بیٹے کا بیاہ
کار وی۔سی آر کی باتیں کریں

جو بیاباں میں بھٹکتے رہ گئے
کیسے وہ گلزار کی باتیں کریں

ایک ہی شادی سے جب سیکھا سبق
کس لیے ہم چار کی باتیں کریں

جن کی پیری پہ شباب آیا ہے وہ
زلف اور رخسار کی باتیں کریں

حق ادا کرتا ہے کون اس دور میں
کس سے ہم حق دار کی باتیں کریں

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ناو جس کی ڈوبے ساحل کے قریب
اس سے کیا منجدھار کی باتیں کریں

کام کی خبریں کہاں ہوتی ہیں اب
کس لیے اخبار کی باتیں کریں

ہو نہ سر پر بار اور مل جائے کار
ایسے کاروبار کی باتیں کریں

سر بچانا ہی جہاں دشوار ہو
کیا وہاں دستار کی باتیں کریں

اُڑ رہی ہیں جن کی ہر سُو دھجّیاں
ہم انھیں اقدار کی باتیں کریں

پہلے اپنا سر ہتھیلی پر رکھیں
پھر کہیں کردار کی باتیں کریں

زخمِ کہنہ آج کیوں رِسنے لگا
ایک یارِ غار کی باتیں کریں

اس سے بہتر ہے کریں ہم خودکشی
کیوں ترے اشعار کی باتیں کریں

جب ہیں خوش اہلِ نظر اس کے بغیر
ان سے کیوں معیار کی باتیں کریں

صرف اپنا گھر بھریں لیکن ظفرؔ
مفلس و نادار کی باتیں کریں

S

UrduDost Library

○

قیام کرتے ہیں ہوٹل میں اور قیام کے بعد
طلب ''کچھ اور'' بھی کرتے ہیں وہ طعام کے بعد

ہمیں جو صبح میں کرنے نصیحت آئے تھے
تمھیں پتہ بھی ہے کرتے ہیں کیا وہ شام کے بعد

نئی نویلی دلھن سے کہا یہ شوہر نے
خدا کے نام کی رٹ ہے تمھارے نام کے بعد

نئے زمانے کی گھاتیں بھی ہیں عجیب کہ لوگ
دبوچ لیتے ہیں گردن دعا سلام کے بعد

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تمھارا شہر تو شہرِ عجیب ہے کہ جہاں
اتاری جاتی ہے عزّت بھی احترام کے بعد

مہِ صیام میں رہتی ہے مسجدوں میں بھیڑ
مگر انھیں کو جو دیکھو مہِ صیام کے بعد

بنا کے رکھّا ہے جس نے غلام جنتا کو
خدا ہی جانے بنائے گا کیا غلام کے بعد

حرام کھانے کی لت پڑ گئی ہے کچھ ایسی
حلال ہضم ہی ہوتا نہیں حرام کے بعد

مقامِ جَہل ہی سب سے بلند ہوتا ہے
کوئی مقام ہے کیا اور اس مقام کے بعد

برائے تخت تو بیچا تھا اس نے رام کا نام
یہ دیکھنا ہے وہ کیا بیچتا ہے رام کے بعد

پڑھے وہ اور کی غزلیں مگر کرے دعوا
ٹھہر سکے گا کوئی کیا مرے کلام کے بعد

UrduDost Library

یہاں پہ ہونے لگے ایسے مذہبی جلسے
جہاں پہ آئیں مقرّر بھی تام جھام کے بعد

نظامِ کہنہ بڑے کرّوفر سے بدلا گیا
مگر بتاؤ ملا کیا نئے نظام کے بعد

زکام عشق کا اچھّا نہیں ظفؔر سن لو
بڑے ہی سخت مراحل ہیں اس زکام کے بعد

S

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عشق جب سے ہوگیا اک ''لکھنوی'' خاتون سے
دل کی باتیں روز ہی کرتا ہوں ٹیلی فون سے

جو غلاظت دل میں ہے وہ دور ہوگی کس طرح
گندگی تو جسم کی دھوتے ہو تم صابون سے

شیروانی اور ٹوپی جائیں چولھے بھاڑ میں
اب تو رغبت ہے مجھے بس کوٹ سے پتلون سے

پوپلے منہ سے چنے کھانا نہیں ممکن حضور
آنہیں سکتی جوانی لوٹ کر معجون سے

ناقدِ اعظم ہوں مؤلی پر لکھوں مضمون اگر
بات کا آغاز کرتا ہوں میں افلاطون سے

ایک ہی صورت میں گھر کی پوری ہوں فرمایشیں
خاندانی سلسلہ ملتا ہو گر قارون سے

اس زمانے کی عجب تشنہ لبی ہے اے ظفرؔ
پیاس اس کی صرف بجھتی ہے ہمارے خون سے

S

[شگوفہ۔اگست ۱۹۸۷ء
'' ۔ اپریل ۱۹۹۴ء]

UrduDost Library

نچھاور ہوگئی تجھ پر جوانی
ترے قربان جاؤں اے گرانی

اڑانا مضحکہ دن رات دیں کا
بنی روشن خیالی کی نشانی

محبت آدمیّت خاکساری
بھلا کس دَور کی ہے یہ کہانی

مہذّب ہیں ہمیں دیکھا تو بولے
ارے توبہ! یہ ٹوپی شیروانی

یہاں لنگڑے ہمیں چلنا سکھائیں
جو گونگے ہیں سنائیں لن ترانی

قیامت ہے ادب ہو بے ادب کا
جو ناقدرے ہیں ان کی قدردانی

سفیدی سر پہ غالب آگئی ہے
مگر باقی ہے دل میں چھیڑخانی

مرے حصّے میں تخت اوروں کو تختہ
اسی کا نام تو ہے حکمرانی

جو کھُل کھیلے وہی چالاک نکلے
برتتے رہ گئے ہم سادھانی

www.urdudost.com

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

''گھوٹالستان'' کے باشندے ہیں ہم گھوٹالا ہے ہماری زندگانی
مسلّط ہوگئی دنیا انھیں پر کہا کرتے تھے جو دنیا ہے فانی
لگی ہے جن کو مصنوعی بتیسی ہوا ان کو بھی شوقِ عقدِ ثانی
وہ بھارت کو مہابھارت ہی سمجھیں عجب ہے عقل ان کی زعفرانی
اسی کے ہوگئے وارے نیارے ہوا جو خادمِ راحت رسانی

ظفؔر اک بات ہے غزلوں میں تیری
اگر ان میں نہیں گنجِ معانی !!

S

(شگوفہ۔مارچ ۱۹۹۷ء)

اُردو کُتب خانہ پی کے
urdukutabkhanapk.blogspot

UrduDost Library

○

عجب ہے ذائقہ اس کا یہ رشوت کا نوالا ہے
نظر اٹھتی ہے جس جانب اسی کا بول بالا ہے

اسے مالِ غنیمت کی تجوری ہم سمجھتے ہیں
منسٹر ہے جو بہنوئی تو پی۔اے اس کا سالا ہے

جہاں تھا نور کا چشمہ وہاں دریا ہے ظلمت کا
عجب اندھیر ہے اندھیر نگری میں اجالا ہے

سکھاتا ہے رواداری ہر اک مذہب تو آئے دن
اسی کے نام پر کیوں ہر طرف برچھی ہے بھالا ہے

ترا شاگرد ہی استادیاں تجھ کو دکھائے گا
یہ تو نے آستیں میں اپنی کیسا سانپ پالا ہے

چونّی میں جو مہنگی ہیں انھیں غزلوں پہ آئے دن
رسالوں میں ہیں تنقیدیں جریدے میں مقالا ہے

صفِ نعلین کے تھے مستحق سردار بن بیٹھے
ظفؔر جمہوریت کا باوا آدم ہی نرالا ہے

S (شگوفہ۔جنوری،فروری ۱۹۹۹ء)

www.urdudost.com